CPS

Racist and Religious Crime -

CPS Prosecution Policy

Urdu

نسل پرستانہ اورمذہبی تعصب کے جرائم –
CPS استغاثہ پالیسی

مندرجات

1 تعارف 3

2 نسل پرستانہ اور مذہبی تعصب کے جرائم سے ہماری کیا مراد ہے 7

3 جرائم کی اقسام 11

4 CPS کا کام 19

5 سرکاری وکیلوں کے لیے ضابطہ 21

6 کون سے الزامات پر استغاثہ کیا جائے 25

7 ضمانت 27

8 جرم ثابت کرنے کے لیئے کون سے ثبوت درکار ہیں 29

9 مظلوموں اور گواہوں کی ثبوت مہیا کرنے میں مدد کرنا 35

10 اقبال جرم کی استدعا منظور کرنا 43

11 سزا کا حکم 45

12 مظلوم کو با خبر رکھنا 49

13 نسل پرستانہ اور مذہبی تعصب کے جرائم پر نظر رکھنا 51

14 کمیونٹی کی شمولیت 53

15 شکایات 55

16 اختتامیہ 57

ضمیمہ A

نسل پرستانہ اور مذہبی تعصب کے جرائم کے استغاثہ کا قانون 58

ضمیمہ B

پولیس، CPS اور عدالتوں کا کام 64

ضمیمہ C

ضمانت 65

نسل پرستانہ اور مذہبی جرائم کا نشانہ بننے والوں کے لیئے کار آمد معلومات اور رابطے 68

1 تعارف

یہ پالیسی بیان وضاحت کرتا ہے کہ ہم، کراؤن پراسیکیوشن سروس (CPS)، نسل پرستانہ اورمذہبی تعصب کے جرائم سے کس طرح نمٹتے ہیں۔ یہ دوسرا ایڈیشن ہے جو CPS کے طریق کار اور قانون میں ان تبدیلیوں کا آئینہ دار ہے جو جولائی 2003 کے پہلے ایڈیشن کے بعد سے واقع ہوئی ہیں۔

ہم یہ بیان شائع کر رہے ہیں کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ مظلوم، گواہ اور ان کے اہل خانہ، اورعوام بھی، یہ اعتماد رکھیں کہ CPS اس قسم کے جرم کی نوعیت کو، اوراس کے حقیقی اوردیرپا اثرات کو سمجھتے ہیں جو نہ صرف افراد اور اہل خانہ بلکہ تمام کمیونٹی اور معاشرے پر مرتب ہوتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ لوگ جان لیں کہ جب ہم نسل پرستانہ اورمذہبی تعصب کے جرائم پر مقدمہ دائر کریں تو وہ ہم سے کیا توقعات رکھیں اور امید کرتےہیں کہ اس بیان سے نظام قانون وانصاف پران کا اعتماد بڑھے گا۔

اس دوسرے ایڈیشن کی تیاری میں، ہم نے سیاہ فام، نسلی اور مذہبی اقلیتوں کے لوگوں سے مشاورت کی ہے اور یہ بیان لکھتے ہوئے ان کے رائے کو سامنے رکھا ہے۔ ان کے تبصروں سے ہم یہ بہتر طور پر سمجھ پائے ہیں کہ ان کے نزدیک کون سی باتیں اہمیت رکھتی ہیں اورجو نسل پرستانہ اورمذہبی تعصب کے جرائم سے نمٹنے کے لیئے ہمیں جاننا ضروری ہیں۔

نسل پرستانہ اورمذہبی تعصب کے جرائم مظلوموں کے لیئے زیادہ تکلیف دہ ہے کیونکہ ان کو محض ان کی ذاتی شناخت، ان کی حقیقی یا خیالی نسل، ان کے مذہب اورعقائد کی بنا پر نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ سیاہ فام

اورنسلی اقلیتوں کے لوگوں کو،کسی اورگروہ میں ہونے کی وجہ سے بھی نشانہ بنایا جا سکتا ہے اور اس طرح وہ گونا گوں تعصبات کا شکار بنتے ہیں۔

یہ جرائم، بے تکے پن سے، کسی ریسٹورنٹ یا ٹیک اوے، نائٹ کلب، فٹبال میچ، یا بازار میں کیئے جاتے ہیں یا کسی پڑوسی، گاہک، انتہا پرست گروہ اور حتی کہ فرد خاندان کی طرف سے باقاعدہ اور مستقل ہراساں کرنے کی مہم کا حصہ ہوتے ہیں۔ یہ جرائم کبھی ان چیزوں کا مجموعہ ہو سکتے ہیں: پڑوسیوں کی طرف سے مسلسل پریشانی، کسی فرد اور اس کے گھر پرکسی منظم گروہ کا حملہ، یا کھلم کھلا بے وجہ حملہ۔

ان جرائم کا اثر نشانہ بننے والے ہر فرد پر مختلف ہوتا ہے، تاہم کئی باتیں مشترک ہیں۔ وہ انتہائی طور پر علیحدگی کے احساس کا شکار ہوتے ہیں اور گھرسے باہرنکلتے ہوئے – بلکہ گھر کے اندر بھی سہمے رہتے ہیں۔ وہ لوگوں سے کھنچ جاتے ہیں اورتنظیموں اور افراد پرشک کرنےلگتے ہیں۔ ان کی جسمانی اور ذہنی صحت متاثر ہو سکتی ہے۔ خصوصا" نوجوانوں کی عزت نفس اور شناخت مجروح ہوتی ہے اور، اگران کی مدد نہ کی جائے توان میں اپنی مذہبی یا نسلی شناخت کے متعلق ایک طرح کی نفرت پیدا ہو سکتی ہے۔ ان جرائم کا شکار بننے والےنوجوان دوسروں کے لیئے شک اور نفرت محسوس کرنے لگتے ہیں۔

ان جرائم کا نشانہ بننے والوں کی الجھن، خوف اورعدم تحفظ کے احساس سے پیدا ہونے والی لہریں،وسیع تر کمیونٹی میں ان کے نسلی اورمذہبی گروہ تک پہنچنے لگتی ہیں۔ اس طرح پوری کمیونٹی خود کو مظلوم اورغیر محفوظ سمجھنے لگتی ہے۔

کیونکہ اس نوعیت کے جرائم اس قسم کے دور رس نتائج کے حامل ہو سکتے ہیں، اس لیئے ہم نے یہ پالیسی بیان شائع کیا ہے جو واضح کرتا ہے کہ:

- نسل پرستانہ اورمذہبی تعصب کے جرائم سے ہماری مراد کیا ہے؛
- جرائم اورقانون کا طریق کار؛
- ہمارا کام اورنظام عدل می ہمارا مقام ؛
- مظلوم اور گواہوں کے بارے میں ہماری ذمہ داری؛
- مدعا علیہ کے حقوق؛ اور
- نسل پرستانہ اورمذہبی تعصب کے جرائم پرنظر رکھنے کا ہمارا طریق کار

اگرچہ کہ یہ دستاویز نسل پرستانہ اورمذہبی جرائم سے متاثر لوگوں کی خصوصی دلچسپی کا باعث ہوگی، اس کا مقصد یہ بھی ہے کہ عوام تک ہماری حکمت عملی کا واضح بیان پہنچ جائے۔

ہماری پالیسی ہے کہ نسل پرستانہ اورمذہبی تعصب کے جرائم کا انصاف، مضبوطی اور شدت کے ساتھ استغاثہ کریں۔

اس دستاویز کے علاوہ، CPS کے تمام وکلاء استغاثہ اورکیس ورکروں کے لیئے مفصل ہدایات دستیاب ہیں تا کہ وہ پالیسی کو اور ان جرائم سے نمٹنے کے ہمارے طریق کار کو اچھی طرح جان لیں۔ ہم یہ ہدایات نظام عدل کے کارکنوں تک پہنچائیں گے تا کہ وہ اس پالیسی کو نافذ کرنے میں مددگار ہوں۔ یہ ہدایات عام طور پر دستیاب ہیں۔

ہمارے عملے کو مساوات اورتفاوت سے آگاہی کی تربیت دی گئی ہے۔ ہم نے اپنے وکلاء استغاثہ کے لیئے ایک تربیتی کورس بھی تیار کیا ہے تا کہ وہ نسل پرستانہ اورمذہبی تعصب کےجرائم کے متعلق اپنا علم اور فہم بہتر کر سکیں اورہرکیس میں صحیح فیصلے کرسکیں۔ یہ تربیت اب انگلینڈ اور ویلز میں وکلاء استغاثہ اورکیس ورکروں کو دی جا چکی ہے اورنئی بھرتی کو برابردی جاتی ہے۔ نسل پرستانہ اورمذہبی تعصب جرائم پرکورس تیار کرنے میں کمیونٹی اور مختلف مذاہب کے نمائندوں نے مدد کی۔

2 نسل پرستانہ اورمذہبی تعصب کے جرائم سے ہماری مراد کیا ہے

نسل پرستانہ اورمذہبی تعصب کے واقعات

فروری 1999 میں شائع شدہ سٹیفن لارنس انکوائری رپورٹ میں نسل پرستانہ واقعہ کی تعریف یوں تھی:

"---کوئی ایسا واقعہ جسے مظلوم یا کوئی اورشخص نسل پرستی سمجھے۔"

ہم یہ تعریف قبول کرتےہیں۔

ہم مذہبی تعصب کے واقعہ کی تعریف یوں کرتے ہیں:

"ایسا واقعہ جس کے متعلق مظلوم یا کوئی اورشخص یہ سمجھے کہ وہ واقعہ متعلقہ شخص کے حقیقی یا خیالی مذہب کی وجہ سے ہوا۔"

ان دونوں تعریفوں سے ہم اپنے زیرغور کیسوں میں نسل پرستانہ اورمذہبی تعصب کے واقعات کی نشاندہی کر کے یہ یقینی بنا سکتے ہیں کہ استغاثہ کے متعلق فیصلے کرتے وقت نسل پرستانہ اورمذہبی تعصب کے عناصر کو ذہن میں رکھیں۔

ہر ایک نسل پرستانہ اورمذہبی تعصب کا واقعہ قانونی طور پر جرم نہیں ہوتا۔
اس کے علاوہ، کسی واقعہ کے جرم ہوجانے کے بعد بھی، ہو سکتا ہے کہ مقدمہ دائر نہ ہو کیونکہ:

- ہو سکتا ہے کہ مقدمہ چلانے کے لیئے ثبوت ناکافی ہوں؛
- اگرکبھی کسی جرم کے استغاثہ کے لیئے کافی ثبوت مل بھی جائیں، تو بھی کسی خاص نسل پرستانہ اورمذہبی تعصب کے جرم کے بارے میں مخصوص ثبوت موجود نہ ہوں یا کسی واقعہ کا نسل پرستانہ اورمذہبی رنگ ثابت کرنے کے لیے شواہد ناکافی ہوں۔

یہ فیصلہ کرنے کے لیئے کہ کوئی نسل پرستانہ اورمذہبی تعصب کا واقعہ جرم ہے اوراس کا استغاثہ کرنے کے لیئے کافی ثبوت موجود ہیں، ہم کوڈ فار کراؤن پراسیکیوٹرز(سرکاری وکلاء کا ضابطہ) استعمال کرتےہیں۔ اس بیان کے پیراگراف 5 میں ہم اس ضابطے کی وضاحت کریں گے۔

نسل پرستانہ اورمذہبی تعصب کا جرم

یہ وہ جرم ہے جس میں وکیل استغاثہ کو ثابت کرنا پڑے کہ جرم میں کوئی نسل پرستانہ یا مذہبی تعصب کا عنصرموجود تھا، یا جب سزا سنائی جا رہی ہوتو وکیل کو وہ ثبوت عدالت میں پیش کرنے کی قانونا" اجازت ہو ۔

نسل پرستانہ اورمذہبی جرائم میں کوئی ایک مخصوص غیرقانونی حرکت موجود نہیں ہے۔ متعدد جرائم ایسے ہیں جن میں ملزم کو مجرم ثابت کرنے کے لیئے کسی نسل پرستانہ اورمذہبی عنصرکی موجودگی ثابت کرنا ضروری ہے۔ اس کی ایک مثال فٹبال میچ کے دوران کیئے جانے والے نسل پرستانہ ورد اورنعرے بازی ہے۔

ایسے جرائم کے علاوہ جن میں کسی نسل پرستانہ اورمذہبی عنصرکی موجودگی ثابت کرنا ضروری ہے، فوجداری عدالتوں کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ ایسے واقعہ کو زیادہ سنجیدگی سے دیکھیں جس میں ملزم نے مدعی کی نسل یا مذہب کی بناء پراس کے خلاف عداوت دکھائی ہو یا عداوت سے تحریک پائی ہو۔

نسلی گروہ – اس کا مطلب ہے ایسا گروہ جو اپنی نسل، رنگت، قومیت (بشمول شہریت)، یا نسلی یا قومی تعلق کی وجہ سے پہچانا جائے۔ اس میں خانہ بدوش، پناہ گزیں اوربے آسرا لوگ یا دیگرغیر نمایاں اقلیتوں کے لوگ شامل ہیں۔

ایک قانونی فیصلہ آ چکا ہے جس کے مطابق یہودی اور سکھ نسلی گروہ کی اس تعریف میں شامل ہیں۔

مذہبی گروہ - اس کا مطلب ہے ایسا گروہ جو اپنے مذہبی عقیدے کے ہونےیا نہ ہونے سے پہچانا جائے۔ مثلاً" اس میں مسلمان، ہندو اور عیسا ئی اور ان کے مختلف فرقے اور شاخیں شامل ہیں۔ اس میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جن کا کوئی مذہب نہیں ہے۔

3 جرائم کی اقسام

کچھ جرائم میں ملزم کو مجرم ثابت کرنے کے لیئے کسی نسل پرستانہ اورمذہبی تعصب کے عنصرکی موجودگی ثابت کرنا ضروری ہے۔ ان جرائم کی وضاحت اورممکنہ سزا کے لیئے **ضمیمہ A** ملاحظہ کیجیئے۔

نسل پرستی یا مذہبی تعصب کی بنیاد پر سنگین جرائم

چند جرائم پر نسل پرستی یا مذہبی تعصب کی بنیاد پر سنگین جرائم کا اطلاق ہو سکتا ہے۔

ان جرائم کے لیئے ہمیں پہلے یہ ثابت کرنا ہوتا ہے کہ ملزم نے ایک **بنیادی** جرم کیا اورپھر یہ ثابت کرنا ہوتا ہے کہ جرم نسل پرستی یا مذہبی تعصب کی بنیاد پر سنگین ہو گیا۔

بنیادی جرائم میں حملہ، زچ (پریشان) کرنا، توڑ پھوڑاور امن عامہ کے جرائم مثلا"لوگوں کوتشدد سے ہراساں کرنا اورزچ کرنا شامل ہیں۔ جب ان جرائم پرنسل پرستی یا مذہبی تعصب کی بنیاد پر سنگین ہونے کا الزام بھی لگ جائے توزیادہ سخت سزا سنائی جا سکتی ہے۔

کسی جرم کا نسل پرستی یا مذہبی تعصب کی بنیاد پر سنگین ہونے کا الزام دو طریقوں سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ ہمیں ثابت کرنا ہوتا ہے کہ ملزم نے:

- یا تومظلوم سے عداوت اس لیئےکی کہ اس کا تعلق کسی خاص نسلی یا مذہبی گروہ سے ہے یا ملزم نے ایسا سمجھا – مثلا" نسل پرستانہ یا مذہبی لحاظ سے بد زبانی اختیار کرنا یا حملہ کرنا؛

یا

- مظلوم سے جوعداوت کی اس کی تحریک اسے انہی وجوہ سے ملی - مثلا" ملزم نے پولیس کے سامنے قبول کیا کہ اس نے ایک ایشین دوکاندارکی کھڑکی پر اینٹ اس لیئے لیےماری کہ اسے ایشین لوگ پسند نہیں ہیں۔

نیت ثابت کرنا ہمیشہ مشکل ہوتا ہے اوراکثراستغاثے مظلوم پرعملا" کسی زیادتی ہی سے ثابت ہوتے ہیں۔

نسلی منافرت کی ترغیب دینا

یہ وہ جرم ہے جب ملزم کچھ ایسا کہے یا کرے جس میں دھمکی، بد تمیزی یا بے عزتی ہو، اور ایسا کرنے سے،اس کی نیت نسلی منافرت پھیلانا یا اسے ہوا دینا ہو۔ اس میں تقریر کرنا، نسل پرستانہ پوسٹرلگانا، تحریری مواد شائع کرنا، سٹیج ڈرامہ کرنا، یا میڈیا (ٹی وی، ریڈیو) پرکچھ نشر کرنا شامل ہیں۔

اس جرم میں سب سے پہلے یہ ثابت کرنا ہوتا ہے کہ آیا ملزم کا رویہ دھمکی امیز، توہین امیز یا ہتک امیز ہے۔ ان الفاظ کو ان کے عمومی معنوں ہی میں استعمال کیا جاتا ہے تاہم عدالتوں نے یہ فیصلہ بھی دیا ہے کہ کبھی کسی کارویہ، بے عزتی کیئے بغیر، غصہ دلانے والا، گستاخانہ اور انتہائی ناگواربھی ہو سکتا ہے۔

ہمیں یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ ملزم کی نیت نسلی منافرت پھیلانے کی تھی یا اس کی حرکت کے نتیجے میں نفرت پھیل سکتی تھی۔ نفرت ایک بہت قوی جذبہ ہے۔ ضروری نہیں کہ نسلی کھنچاؤ کو ہوا دینا، مخالفت، حتی کہ عداوت بھی کسی حرکت کوجرم بنا دیں۔

کبھی کبھار یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کسی کی نیت نسلی منافرت پھیلانے کی ہے۔ مثلا" جب کوئی شخص جلسہء عام میں کسی گروہ کوان کی نسل کی وجہ سے برا کہے اورجان بوجھ کردوسروں کوان کے خلاف

بھڑکائے اور شاید تشدد بھی کرے۔ تاہم، عام طورپر،ثبوت بہت واضح نہیں ہوتے اور ہمیں لوگوں کی حرکات وعمل سے ان کی نیت کا اندازہ لگانا پڑتا ہے۔

اگر نسلی منافرت پھیلانے کی کسی کی نیت ثابت نہ ہو سکے تو ہمیں یہ ظاہرکرنا پڑتا ہے کہ ہر حالت میں نفرت پھیلنے کا امکان تھا۔ 'امکان' کا یہ مطلب نہیں ہے کہ نسلی منافرت ممکن تھی۔ اس لیئے ہمیں کسی رویے کےحالات پر خوب احتیاط سےغور کرنا ہوتا ہے، بالخصوص سامعین کے بارے میں کیونکہ یہ بہت اہم ہے۔

یہ جرائم **پبلک آرڈر ایکٹ** کے قانون مجریہ 1986 میں درج ہیں جوعموما" تشدد، بد نظمی،نقصان یا ہراساں کرنے کے واقعات کو روکنے کے لیےبنایا گیا ہے۔ اگرچہ کہ یہ خطرہ اکثر موجود رہتا ہے، تاہم محض خطرے کی موجودگی سے یہ لازما" ثابت نہیں ہوتا کہ جرم نسلی منافرت پھیلانے کی نیت سے کیا گیا۔

جب لوگ نسلی بنیادوں پر دوسروں سے نفرت کرتے ہیں تو وہ نفرت ایسے نسلی جرائم کی وجہ بن سکتی ہے جو نفرت، بد تمیزی، بھید بھاؤ یا تعصب سے تحریک پاتے ہیں۔ ایسا رد عمل ہرآدمی میں الگ الگ ہو گا، لیکن نفرت ہر حال میں مظلوم افراد اورمعاشرے دونوں پر مضراثرکرتی ہےاورمقدمہ دائر کرنے کا فیصلہ کرتے وقت اس متعلقہ بات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

ایک آزاد، جمہوری اور روادار معاشرے میں لازمی ہے کہ لوگ جوش وخروش سے تبادلہء خیال کرسکیں، چاہے اس سے کسی کی دلآزاری کا ہی پہلو کیوں نہ نکلتا ہو۔ بہرحال، ہمیں ایک فرد کے اظہار رائے کی آزادی کے حق اورریاست کی امن عامہ کی خاطرمناسب اقدام کرنے کی ذمہ داری کے درمیان ایک تناسب قائم رکھنا ہو گا تا کہ بد نظمی اور جرم سےبچا جا سکے اوردوسروں کے حقوق کی حفاظت کریں۔

چونکہ ان معاملات کا تعلق عوامی پالیسی سے ہے، CPS کے صدرمقام میں تعینات خصوصی وکلاء کی ایک ٹیم ایسے تمام کیسوں کی پولیس فائلوں پرنظرثانی کرکے یہ فیصلہ کرتی ہے کہ آیا کافی ثبوت موجود ہیں یا نہیں۔ اس کے علاوہ، نسلی منافرت پھیلانے کا کوئی مقدمہ اٹارنی جنرل، جوحکومت کے اعلی افسر قانون ہیں، کی اجازت کے بغیردائر نہیں کیا جا سکتا۔

قانون صرف انہی حرکات کی بات کرتاہے جن میں نسلی منافرت پھیلانے کی نیت یا امکان پایا جاۓ۔ حالانکہ الفاظ 'نسل' اور'نسلی' کی تعریف کافی وسیع ہے، یہ ظاہر ہے کی اس میں 'مذہبی' منافرت شامل نہیں ہے۔

مذہبی منافرت کی ترغیب دینا

مذہبی منافرت کے جرم کا ایک قانون پارلیمنٹ نے بنا رکھا ہے جو یکم اکتوبر2007 کو نافذ ہوا۔ تا ہم یہ قانون، حکومتی قانونی میں پہلے سے درج نسلی منافرت کے قانون سے بہت مختلف ہے کیونکہ اس میں صرف *دھمکی آمیز* الفاظ اورسلوک کا ذکرہے (بے عزتی اوربد تمیزی نہیں) اورصرف ان الفاظ اورسلوک کا ذکر ہے جن سے مذہبی منافرت پھیلانے کی *نیت* ظاہر ہوتی ہو(نہ کہ وہ جن سے نفرت پھیلنے کا امکان ہو)۔

اس لیئے اہانت اوربدزبانی کا وہ رویہ جس سے مذہبی منافرت پھیلانے کی نیت ظاہر ہوتی ہواوروہ دھمکی آمیز الفاظ جن سے نفرت پھیلنے کا امکان ہو، قانونا" جرم نہیں ہیں۔

نئے قانون میں آزادیء اظہار رائے کا تحفظ موجود ہے جس کا مطلب ہے کہ اسے کسی مذہب یا اس کے عقائد و اعمال کی بحث، تنقید، اکراہ، نا پسندیدگی، تضحیک، بے عزتی یا بد سلوکی کےلیئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

اس طرح، مذہبی منافرت کی ترغیب دینے کا استغاثہ کرنا زیادہ مشکل ہو گا بہ نسبت نسلی منافرت کے(جس کا معیارپہلے سے کافی بلند ہے)۔

اس جرم کے استغاثے کے لیئے اٹارنی جنرل کی اجازت ضروری ہے اوراس سے نمٹنے کا طریق کار وہی ہوگا جو نسلی منافرت پھیلانے کے قوانین کا ہے۔

فٹبال میچوں کے دوران نسل پرستانہ نعرے

ہرسیزن میں لاکھوں لوگ فٹبال میچ دیکھتے ہیں اور بڑی تعداد میں سٹیڈییم میں جاتے ہیں۔ اگرچہ کہ ہجوم کا نسل پرستانہ نغمات گانا پہلے کی نسبت کم ہے، پھر بھی فٹبال کے حوالے سے نسل پرستانہ بد سلوکی اورتنگ کرنے کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔

نسل پرستانہ نغمے گانے کا جرم واقع ہوتاہے جب کوئی فرد یا گروہ پریمیئرلیگ، فٹبال لیگ یا کانفرنس لیگ کی ٹیموں کے درمیان کسی فٹبال میچ پر باربار نسل پرستانہ الفاظ یا آوازیں نکالے۔ الفاظ racialist اورracist ہم معنی ہیں۔

جرم ثابت ہونے پرجرمانے کی سزا کے علاوہ اندرون ملک (برطانیہ) اور بیرون ملک فٹبال میچوں پرجانے پر پابندی لگائی جا سکتی ہے۔

اگرچہ کہ یہ قانون فٹبال میدانوں پرہونے والے مخصوص نسل پرستانہ رویے سے نمٹنے کے لیۓ بنایا گیا ہے اورمذہبی نوعیت کے نغمات پر لاگو نہیں ہوتا، نسلی اورمذہبی جرائم سے لڑنے کا یہی ایک طریقہ نہیں ہے۔

کچھ صورتوں میں فٹبال سے متعلق نسل پرستانہ اورمذہبی جرائم سے دوسرے قوانین کے تحت زیادہ مناسب طریقے سے نمٹا جا سکتا ہے، مثلا" نسل پرستانہ اورمذہبی نوعیت کےنقص امن عامہ کے جرائم، جیسے:

- جب کسی فٹبال میچ کے موقع پریہ جرم سٹیڈیم کی حدود سے باہرکیا جاۓ؛
- اگرنسلی کی بجاۓ مذہبی عداوت دکھاتے ہوۓ نقص امن عامہ کاکوئی جرم کیا جاۓ؛
- غیرمتعین فٹبال میچوں پر، جیسے شوقیہ میچ؛

فٹبال کے حوالے سے کیۓ گۓ جرائم پرہم خوب غور کریں گے تا کہ اس جرم پر استغاثہ کیا جاۓ جو ملزم کے رویے کی صحیح عکاسی کرے اورجس میں عدالت کوکوئی نسل پرستانہ یا مذہبی عداوت یا تحریک نظر آۓ۔

دیگر مذہبی جرائم

مذہبی نوعیت کے سنگین جرائم کے علاوہ کچھ دوسرے قابل استغاثہ جرائم بھی ہوتے ہیں۔

تکفیر(**Blasphemy**) عیسائی مذہب پر حملہ ہے، چاہے زبانی ہویا تحریری، جس سے اکثرعیسائیوں کے جذبات کو دھچکا لگے اور وہ بھڑک اٹھیں۔ اس کے باوجود، لوگوں کوخلاف مذہب خیالات ظاہر کرنے کا حق ہے جب تک کہ وہ یہ مناسب انداز میں کریں۔ نتیجتا" گزشتہ 80 برس میں صرف ایک ہی استغاثہ پیش ہوا ہے۔ بہر کیف، ہم ہر اس کیس پر جومشورے کے لیئے ہمارے پاس آئے گا بغوردیکه کردستیاب ثبوتوں کی روشنی میں فیصلہ کریں گے۔

مذہبی نوعیت کےکچه دوسرے قابل استغاثہ جرائم یہ ہیں:

- عبادت گاہوں میں پر تشدد یا غیرشریفانہ رویہ؛
- پادریوں کومارنا یا انہیں عبادت کروانے سے روکنا؛
- قبرستانوں میں گڑبڑکرنا؛ اور
- تدفین کے عمل میں خلل ڈالنا۔

ان میں سے اکثر جرائم پالیمنٹ کے قدیم قوانین میں موجود ہیں اورشاذ ونادر ہی استعمال ہوتے ہیں کیونکہ ان سے متعلق مجرمانہ رویے سے دوسرے جرائم ، جوزیادہ عام ہیں اور ان کی سزا بھی بھاری ہے، کے استغاثہ کے ذریعے نمٹا جا سکتا ہے۔ تکفیرکے برعکس، درج بالا جرائم تمام مذاہب اوران کی عبادت گاہوں اورتدفین کے خلاف کیے جا سکتے ہیں۔

دیگرتمام جرائم میں نسلی یا مذہبی تعصب کے عنصر کوزیرغورلانا

جب کسی جرم کا کا استغاثہ بطورسنگین نسل پرستانہ یا مذہبی تعصب جرم کے، یا درج بالا دیگرجرائم کے، نہ ہوتواس کا یہ مطلب نہیں کہ نسلی یا مذہبی عنصر کونظر اندازکر دیا جائےگا۔ عدالت لازما" ہر اس کیس میں، جسے بذات خود بطورسنگین نسل پرستانہ یا مذہبی جرم کے پیش نہیں کیا گیا، موجود نسلی یا مذہبی عنصر کودھیان میں رکھے گی۔

مثال کے طور پر، اگرکوئی شخص کسی ایشین ڈرائیورکی ٹیکسی میں سے کرایہ ادا کیے بغیرنکل بھاگے، تواس نے 'کرایہ ادا کیئے بغیربھاگ جانے، کاجرم کیا ہے۔ اگر وہ شخص ساته میں ایشیائیوں کے بارے میں

ایسی باتیں کہے جن سے یہ پتہ چلے کہ کرایہ نہ دینے کی وجہ نسل پرشتی تھی، تویہ جرم سنگین نسل پرستانہ یا مذہبی تعصب کا جرم نہیں کہلائے گا۔ اس لیئے کہ 'کرایہ ادا کیئے بغیربھاگ جانے، کا جرم ان جرائم کی فہرست میں شامل نہیں جن کا استغاثہ بطور سنگین نسل پرستانہ یا مذہبی جرم قانونا" کیا جا سکتا ہے -

بہر حال، اس کا یہ مطلب نہیں کہ نسل پرستانہ عنصرکو نظرانداز کر دیا جائے گا۔ اس صورت میں، ہمیں لازما" عدالت کوبتانا ہو گا کہ ان باتوں کی تحریک نسل پرستی تھی۔ اگر عدالت دلائل قبول کرلے تووہ بھاری سزا دے سکتی ہے۔

جرم ثابت ہونے کے بعد، جب عدالت سزا کا فیصلہ کررہی ہو تواسے یہ خیال رکھنا ہو گا کہ سنگین نسل پرستانہ یا مذہبی تعصب کے جرم کا ثبوت اسے زیادہ سخت کر دیتا ہے۔ عدالت کویہ بات اعلانیہ کہنا ہو گی تا کہ سب کو علم ہو جائے کہ جرم کوبوجہ نسل پرستانہ یا مذہبی تعصب کی سنگینی کے زیادہ سنجیدگی سے دیکھا جا رہا ہے۔

4 CPS کا کام

CPS نظام عدل کا حصہ ہے جس میں دیگر ادارے جیسے پولیس، عدالتیں، دفاعی وکلاء، پروبیشن سروس، یوتھ اوفنڈرزٹیم (YOTs)، وٹنیس سروس (گواہان کی خدمات) اورپرزن سروس شامل ہیں۔ پولیس، CPS اورعدالتوں کے اہم کام ہم نے مختصرا" ایک نقشے میں **ضمیمہ B** میں دیئے ہیں۔

ہم انگلینڈ اور ویلز کے لیئے **ڈائرکٹر آف پبلک پراسیکیوشنز**کی سربراہی میں ایک عوامی سروس ہیں۔ پولیس کے تفتیش شدہ کیسوں کو عدالت میں لانے کے لیئے ہمارا ادارہ 1986 میںقائم کیا گیا تھا۔ اگرچہ ہم پولیس کے ساتھ بہت قریب مل کرکام کرتے ہیں، ہم ان کے ماتحت نہیں بلکہ خود مختارہیں۔ ہم اٹارنی جنرل کے ذریعے، جواع افسرقانون اورحکومت میں وزیرہیں، پارلیمنٹ کو جواب دہ ہیں۔

ہم ملک کے 42 حصوں میں پھیلا ہوا قومی ادارہ ہیں۔ ہرعلاقہ ایک چیف کراؤن پراسیکیوٹرکی سربراہی میں، پولیس کے زیرانتظام ہوتا ہے جن میں ایک لنڈن ہے۔ وہ 42 علاقے اب 14 سٹریٹیجک بورڈوں میں اکٹھے ہیں جن میں CPS لنڈن شامل نہیں ہے۔ان کا اپنا انتظامی عملہ ہے جس کے سربراہ چیف کراؤن پراسیکیوٹربرائے لنڈن ہیں۔ ہر سٹریٹیجک بورڈ کی سربراہی ایک چیف کراؤن پراسیکیوٹرکرتے ہیں۔

5 ضابطہ برائے کراؤن پراسیکیوٹرز

ضابطہ برائے کراؤن پراسیکیوٹرز (وکیل سرکار) بتاتا ہے کہ ہم مقدمہ دائرکرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کیسے کرتے ہیں۔ یہ ضابطہ ایک کھلی دستاویز ہے۔ پولیس کی طرف سے آئے ہوئے کیسوں کو ہم ضابطے میں دیئے ٹیسٹ کے مطابق دیکھتے ہیں۔ اس ٹیسٹ کے دو درجے ہیں۔

ثبوت کا درجہ

سب سے پہلے ہمیں یہ تسلی ہونا لازمی ہے کہ ہرمدعا علیہ کے خلاف ہر الزام کے لیئے اتنے ثبوت موجود ہیں کہ سزا ہونے کا حقیقی امکان ہے۔ یعنی کوئی جیوری، میجسٹریٹوں کا بینچ یا اکیلا جج، قانون کی رہنمائی میں سماعت کرتے ہوئے، غالبا" اسی نتیجے پرپہنچیں گے کہ ملزم گناہ گار ہے۔

سزا ہونے کے لیئے ،ہمیں کیس ثابت کرنا پڑتا ہےتا کہ عدالت کوملزم کے جرم کا یقین ہو جائے۔

اگر کیس اس پہلی پرکھ (ثبوت کا درجہ) پر پورا نہ اترے تو، چاہے وہ کتنا ہی اہم اورسنجیدہ کیوں نہ ہو، اسے آگے بڑھنا نہیں چاہیئے۔ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ نسل پرستانہ/مذہبی تعصب کے واقعہ کی تعریف پر پور اترنے والے ہر کیس کا استغاثہ نہیں ہوتا کیونکہ ثبوت ناکافی ہونے کی وجہ سے امکان ہے کہ مدعا علیہ سزا سے بچ جائے۔

مفاد عامہ کا درجہ

اگرکیس ثبوت کے درجے میں سے کامیابی سے گزر جائے توہمیں یہ یہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ مقدمہ دائرکرنا مفاد عامہ کے حق میں ہے یا نہیں۔ عموما" مقدمہ دائرہو جاتا ہے تا وقتیکہ " مفاد عامہ کے پہلو مقدمے کے حق کی نسبت اس کے خلاف زیادہ ہیں۔"

مفاد عامہ **کا** لحاظ کرتےہوئے یہ پہلو ہمیشہ وکیل سرکار کے پیش نظررہنا لازمی ہے: "مقدمہ چلنے/ نہ چلنے کے فیصلے کا مظلوم پر اثر؛ اورمظلوم یا اس کے اہل خانہ کی طرف سے اظہار خیالات۔" ہم مفاد عامہ کے ضمن میں مظلوم کے مفاد کا بہت خیال کرتے ہیں۔ مگرہمارے مقدمات صرف فرد متعلقہ ہی نہیں بلکہ وسیع ترمفاد عامہ کے پیش نظر بھی ہوتے ہیں۔ کبھی ان میں توازن رکھنا مشکل ہوجاتا ہے۔ مظلوم کا مفاد اورنقطہء نظراہم ہے لیکن CPS کے استغاثہ میں صرف اسی بات پر فیصلہ نہیں ہوتا۔

ہمارے نزدیک، وہ جرم زیادہ شدید ہے جس میں مظلوم کی نسلی یا وطنی اصلیت یا اس کے مذہبی عقائد کی وجہ سے اس سے عداوت کی گئی۔ اس کے علاوہ، ہم جانتے ہیں کہ کوئی معمولی سا نسلی اور مذہبی جرم مظلوم پر غیر معمولی اثر چھوڑ سکتا ہے۔ نیجتا" ہمارے پاس آئے نسلی اور مذہبی منافرت کےکیسوں میں مفاد عامہ تقریبا" ہر بار استغاثہ کرنے کے حق یں ہی ہوتا ہے۔

مفاد عامہ کے کچھ اور پہلو جن پر ہم غور کریں گے وہ یہ ہیں:

- جرم کی شدت؛
- مظلو کی چوٹیں – جسمانی اور/یا نفسیاتی؛
- اگر مدعا علیہ نے کوئی ہتھیار استعمال کیا؛
- اگر حملے سے پہلے یابعد میں مدعا علیہ نے دھمکی دی؛
- اگر مدعا علیہ نے حملے کے لیئے منصوبہ بنایا؛
- مدعا علیہ کے آئندہ جرم کرنے ک امکانات؛

- مظلوم، یا کیس میں ممکنہ شامل کسی اورکی صحت اورحفاظت کو مستقل خطرہ؛
- مدعی کا مدعا علیہ سے رشتہ؛ اور
- مدعا علیہ کی مجرمانہ تاریخ، خصوصا" کمزوروں کے خلاف کوئی سابقہ جرائم۔

ضابطہ ایک کھلی دستاویز ہے۔ اس کی نقول درج ذیل پتے سے دستیاب ہیں:
CPS Communications Branch, 50, Ludgate Hill, London EC4M 7EX یا مقامی CPS دفتر سے یا
ہماری ویب سائیٹ سے: http://www.cps.gov.uk/victims/code.html

6 قابل استغاثہ الزامات

لازمی ہے کہ ہم وہ الزامات چنیں جو کیس کے حالات کے مطابق ہوں اورعدالت ان پرقرار واقعی سزا سنا سکے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ہم کیس کو وضاحت اور سادگی سے پیش کرسکیں۔

کچھ حالات میں، استغاثہ کے الزام کے مطابق، ہمیں بنیادی جرم کا بھی الزام لگانا پڑتا ہے تا کہ اگرالزام کا نسلی یا مذہبی تعصب کا حصہ ثابت نہ ہو سکے توبھی عدالت ملزم کوبنیادی جرم کا مرتکب قراردے دے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ ملزم صرف بنیادی جرم ہی قبول کرے اورنہ ہی اس کا مطلب ہےکہ ہم کیس کوکمزورسمجھتے ہیں۔

2004 کے بعد سے،ہماری ذمہ داری رہی ہے کہ، اکثرچھوٹے کیسوں کو چھوڑ کر، فیصلہ کریں کہ مشتبہ پرفوجداری جرم کا الزام لگایا جائے یا نہیں، اور اگر ہاں، تو کون سا۔ جب پولیس کو کافی شک ہوکہ مشتبہ نے نسل پرستانہ اور مذہبی تعصب کی بناء پرسنگین جرم کیا ہے تولازم ہے کہ وہ کیس کراؤن پراسیکیوٹر کوروانہ کریں جو مقدمہ چلانے یا نہ چلانے کا فیصلہ کرے گا۔

7 ضمانت

کسی شخص پر کسی جرم کا الزام لگانے کے بعد، پولیس فیصلہ کرتی ہے کہ اسے عدالت میں اگلی پیشی پرحاضری کے لیئے ضمانت پررہا کیا جائے (عموما" الزام لگنےکے دو سے پانچ دن کے اندر) یا اس یا اگلے روزمیجسٹریٹ کی عدالت میں پیشی کے لیئے حراست میں ہی رکھا جائے۔ عدالت میں پیشی پر،استغاثہ اورصفائی کے دلائل سننے کے بعد، میجسٹریٹ ضمانت کا فیصلہ کرتا ہے۔ کچھ حالات میں ہم ضمانت دیئے جانے کے خلاف اپیل کر سکتے ہیں۔

ملزم کی جانب سے مظلوموں اور گواہوں کودھمکی، دباؤ یا انصاف کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے والی دیگر حرکات سے بچانے کےلیئے، ہو سکتا ہے کہ ہم عدالت سے درخواست کریں کہ وہ ملزم کی ضمانت پر شرائط عائد کرے، یا اسے حراست ہی میں رہنے دے۔ عدالت تب ہی اتفاق کرے گی جب وہ تسلی کر لے کہ ضمانت روکنے کے لیئے وجہ موجود ہے۔

عدالت سے ممکنہ عائد شرائط میں کسی نامزد شخص کے پاس نہ جانا یا کسی مخصوص علاقےسے دور رہنا شامل ہیں۔ فیصلہ کرتے ہوئے ہم ان معلومات کو سامنےرکھتے ہیں جو ہمیں مظلوموں اور گواہوں کے زچ کرنے یا وہی جرم دوبارہ کرنے کے بارے میں پولیس سے ملتی ہیں۔ ضمانت کی شرائط کی عام مثالیں **ضمیمہ C** میں دی گئی ہیں۔

ہم عدالتوں اورپولیس کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں تا کہ مظلوم یا گواہ کو پولیس یا ہم ضمانت کی شرائط یا حراست کی صورت حال سے با خبر رکھیں۔

8 کون سا ثبوت جرم ثابت کرے گا

ہم پولیس کے ساتھ مل کرکام کرتے ہوئے یقینی بناتے ہیں کہ پولیس نے تفتیش خوب اچھی طرح کی اور تمام قابل حصول ثبوت اکٹھے کر کے ہمیں دیئے گئے۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ کیسوں میں ہم پولیس کودوسرے ممکنہ طریق تفتیش اختیار کرنے کا مشورہ دیں۔ اس میں، اسی مظلوم، ظالم یا مشتبہ کے ساتھ پیش آئے واقعات شامل ہو سکتے ہیں۔ ہر کیس میں وکلاء استغاثہ کو چاہیئے کہ وہ متعلقہ افسران سے براہ راست رابطہ رکھیں تا کہ یقینی ہو جائے کہ تمام ثبوت حاصل کر کے CPS کوبھیج دیئے گئے ہیں تا کہ ہم اس پر پوری طرح نظرثانی کر سکیں۔ باربارشکارہونے والے کیس میں یہ خصوصا" اہم بات ہے۔

ہم ثبوتوں کا بغور جائزہ لیں گے اور جلد از جلد کوئی فیصلہ کریں گے۔ ہم یہ کوشش بھی کریں گے کہ کیس پرعدالتی کرروائی میں تاخیر نہ ہو۔

بہت سے نسل پرستانہ اور مذہبی تعصب کے جرائم میں مظلوم ہی ایک گواہ ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہو سکتا ہے کہ، تا وقتیکہ مدعا علیہ اقبال جرم نہ کرلے یا بھاری ثبوت موجود نہ ہو، خودمظلوم کو ہی عدالت میں گواہی دینا ہو گی۔

بہرحل، ہم یہ فرض نہیں کر لیں گے کہ کیس ثابت کرنے کے لیئے مظلوم کی عدالتی گواہی ہی ایک واحد راستہ ہے۔ ہم دیکھیں گے کہ مظلوم کی گواہی کے حق میں، یا اس کی بجائے، مزید کیا ثبوت مل سکتے ہیں۔

جب مظلوم شکایت واپس لینا چاہے یا گواہی نہ دینا چاہے

کبھی مظلوم استغاثہ سے اپنی مدد واپس لے لیتا ہے اور گواہی دینا نہیں چاہتا۔ اس سے کیس خود بخود خارج نہیں ہو جاتا۔ اگرمظلوم نے استغاثہ سے اپنی مدد واپس لینے کا فیصلہ کیا ہے توہمیں اس کی وجہ جاننا لازمی ہے۔ اس سے سماعت ملتوی ہو سکتی ہے تا کہ حقائق کی تفتیش کرکے بہترین لائحہ عمل سوچا جا سکے۔

ہم درج ذیل اقدام کریں گے:

- اگر مظلوم اپنی معاونت واپس لینے کا فیصلہ کرے تو ہم پولیس سے کہیں گے کہ اس سے تحریری بیان لے جس میں وہ اس فیصلے کی وجوہ بیان کرے اور تصدیق کرے کہ پہلی شکایت درست تھی اور یہ بھی معلوم کرے کہ یہ فیصلہ اس نے دباؤ میں آکر تو نہیں کیا؛ اور

- ہم پولیس سے اس کیس کے ثبوتوں سے متعلق ان کی رائے معلوم کریں گے اور یہ بھی کہ اگرمظلوم کوعدالت میں آنے پر زور دیا گیا تو اس کا رد عمل کیا ہو گا۔

اگرمظلوم کا بیان شکایت واپس لینے کے بعد وہ نہیں ہے جو پہلے تھا، توہم پولیس سے توقع کرتے ہیں کہ وہ اس سے اس تبدیلی کی وجہ معلوم کریں۔

اگر مظلوم تصدیق کر دے کہ پہلی شکایت درست ہے،توپہلے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس کی گواہی کے بغیر(گواہی کی پرکھ) مقدمہ چلانا **ممکن** بھی ہے یا نہیں۔ پھر، اگریہ ممکن ہوتو، کیا ہم مظلوم کی خواہش کے خلاف کیس جاری رکھیں یا نہیں (مفاد عامہ کی پرکھ)۔

وکیل استغاثہ جاننا چاہیں گے کہ مظلوم کیوں گواہی دینا نہیں چاہتا۔ نسلی اورمذہبی جرائم میں، ہو سکتا ہے کہ مظلوم کی رہائش ایسی جگہ ہوجہاں وہ خود کوغیر محفوظ خیال کرتا ہے(اورہم تسلیم کرتے ہیں کہ

تنہائی اورڈرسے مظلوم کسی واقعے کی رپورٹ کرنے ہی سے کتراتے ہیں) جہاں استغاثہ کی معاونت اسے مزید خطرے میں ڈال سکتی ہے۔ ایسے کیسوں میں، وکیل استغاثہ کے لیئے لازمی ہے کہ وہ دیگرایسے انتظامات کا دھیان رکھے جو، تھوڑی بہت حد تک، مظلوم کے خدشات کم کرنے میں مددگار ہو سکے۔[1]

اگرہمیں شک ہوکہ مظلوم کوڈرا دھمکا کرشکایت واپس لینے پر مجبورکیا گیاہے توہم پولیس سے مزید تفتیش کے لیئے کہیں گے۔ اس سے نئے جرائم سامنے آ سکتے ہیں، جیسے تنگ کرنا یا گواہ کو خوفزدہ کرنا، یا ضمانت کی شرائط کی خلاف ورزی کرنا۔ اگرضرورت ہو تو ہم عدالت سے سماعت ملتوی کرنے کی درخواست کریں گے تاکہ کیس کے مستقبل کے فیصلہ سے پہلے مفصل تفتیش ہوسکے۔ اگرکسی مظلوم یا گواہ کے شکایت واپس لینے کی وجہ ڈر یا دھمکی ہے تووکیل استغاثہ ثبوت کا جائزہ لے کریہ فیصلہ کریں گے کہ اضافی الزام، جیسے گواہوں کو دھمکانا، لگائے جائیں۔

ہم مقدمہ دائرکرنے کا فیصلہ کرنےسےپہلے ان تمام امکانات کا بھرپورجائزہ لیں گے۔ فیصلہ کرتے ہوۓ مظلوم، یا کسی بھی غیرمحفوظ شخص کا تحفظ ہماری اولیں ترجیح ہو گی۔

مظلوم کی خواہش کے خلاف کیس جاری رکھنا

عموما" جرم جتنا زیادہ سنگین ہو(مثلا" واقعہ میں استعمال شدہ تشدد یا مظلوم یا دوسروں کو مستقل ملتی دھمکیوں کے باعث)، اتنا ہی زیادہ امکان ہے کہ ہم مفاد عامہ کی خاطراستغاثہ کریں گے، باوجودیکہ مظلوم کی خواہش یہ نہیں ہے۔

[1] وکیل استغاثہ کا عہد: "مظلوم کی خاص ضروریات کا خیال رکھنا اورجہاں جائز ہو، اس کی شناخت کو مناسب عدالتی درخواست کے ذریعے محفوظ رکھنا" اور جرائم کے شکار مظلوموں کے یئے ضابطہءعمل، شق 7.8 میں تحریر ہے کہ CPS کے وکیل استغاثہ پر لازم ہے کہ خوفزدہ اور غیرمحفوظ گواہوں کے لیئے خصوصی انتظام کی درخواست پر غور کرے۔

جن کیسوںمیں ہمارے پاس کافی دیگرثبوت ہوتے ہیں، ان میں ہوسکتا ہے کہ ہم مظلوم کے ثبوتو ں پر انحصار کیئے بغیرہی کیس دائرکرنےکا فیصلہ کر لیں۔

اگر ہم یہ فیصلہ کریں کہ کیس چلے گا اور اسے ثابت کرنے کے لیئے مظلوم کے ثبوتوں پرانحصار ضروری ہے، تو ہمیں فیصلہ کرنا ہو گا کہ:

- آیا ہم عدالت سے درخواست کریں کہ مظلوم کا بیان اس کی غیرحاضری میں بطور ثبوت استعمال کرلیں؛
- کیا ہم مظلوم کی حاضری کے خصوصی بندوبست کے ساتھ مقدمہ شروع کروا سکتے ہیں؛ اور
- آیا ہم مظلوم پر زور دیں کو عدالت میں حاضرہو کرشہادت دے۔

کسی ایسےکیس میں، جس میں مظلوم نے اپنی معاونت واپس لے لی ہو، حکمت عملی کا فیصلہ کرنےکے لیئے وکیل استغاثہ کوپس منظرکی معلومات جاننا اشد ضروری ہے۔

جب مظلوم نے اپنی معاونت واپس لے لی ہو، تو کسی سنگین نسلی اورمذہبی جرم کے مقدمہ میں مفاد عامہ کا فیصلہ کرنے میں مدد دینے والی باتوں کی چند مثالیں یہ ہیں:

- جرم کی سنگینی؛
- مظلوم کی جسمانی یا نفسیاتی چوٹیں؛
- اگر مدعا علیہ نے کوئی ہتھیار استعمال کیا؛
- اگر مدعا علیہ نے حملے سے پہلے یا بعد میں کوئی دھمکی دی؛
- اگر مدعا علیہ نے حملے کی منصوبہ بندی کی؛
- مدعا علیہ کے دوبارہ جرم کرنے کے امکانات؛
- مظلوم یا کسی اور متعلقہ شخص کی صحت اورتحفظ کو مستقل خطرہ؛
- مظلوم کا مدعا علیہ سے تعلق؛
- مدعا علیہ کی مجرمانہ تاریخ، بالخصوص نسل پرستانہ اورمذہبی تعصب کے جرائم؛ اور
- اگروقوعہ کے علاقے میں وہ جرم عام ہے۔

وکیل استغاثہ کسی مظلوم کو اس کی مرضی کے خلاف گواہی دینے کو صرف اسی وقت بلائے گا جب وہ پولیس یادیگر متعلقہ لوگوں سے بات کر کے مطمئن ہو کہ ایسا کرنا ضروری ہے۔

قانون ہمیں اجازت دیتا ہے کہ ہم مظلوم کو زبانی گواہی دینے کے لیئے عدالت میں بلائے بغیراس کا بیان عدالت میں استعمال کرلیں مگر بہت محدود حالات میں۔ یہ فیصلہ کرناعدالت کا حق ہے اوروہ یہ اجازت اسی صورت میں دیں گے جب یہ عدل کے مفاد میں ہو۔ اگرمظلوم ہی واقعہ کا ایک گواہ ہے توعدالت کو یہ اطمینان دلانا مشکل ہو گا کہ انصاف کے تقاضے پورے ہو رہے ہیں جبکہ وکیل صفائی کیس کے اہم گواہ سے جرح نہیں کر سکتا۔

جب مظلوموں اور گواہوں کوشہادت دینے کے لیئے عدالت میں پیش ہونا ہوتا ہے تو ہم جانتے ہیں کہ وہ پریشان ہوتے ہیں اوراغلبا" انہیں عملی اور جذباتی سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پیراگراف 9 میں ہم نے کچھ وہ اقدام واضح کیئے ہیں جوہم ان کا خوف دور کرنے کے لیئے کر سکتے ہیں تاکہ وہ بہترین گواہی دے سکیں۔

پس منظرکی معلومات

برا کردار

کبھی ایسی معلومات جس سے کسی شخص کے جرم میں ملوث ہونے کا اشارہ ملتا ہو، گواہی کے قانونی قواعد کی رو سے عدالت میں استعمال نہیں ہو سکتیں، اور ہمیں کیس داخل کرنے کا فیصلہ کرتے وقت یہ بات ذہن میں رکھنا ہوتی ہے۔

اگرچہ کوئی معلومات مدعا علیہ کا جرم ثابت کرنے کے لیئے استعمال نہیں ہو سکتی، ہو سکتاہے کہ وہ پس منظرکی اہم معلومات ہوجس سے وکیل استغاثہ جرم کوتناظر میں رکھ پائے۔ مثلا" ممکن ہے کہ مظلوم پرمکرر حملے ہوئے اور وہ بعض حالات میں غیر محفوظ ہو، جیسے قرقی ، اگرمقدمہ نہ چلے۔

بعض معلومات ہاؤسنگ اتھاریٹیزیا رضا کار اداروں سے آسکتی ہیں۔ لازمی ہے کہ پولیس یہ تمام معلومات جمع کر کے CPS کے وکیل کو دے۔

مظلوم (شکار) کے ذاتی بیانات

وکیل صفائی کے لیئے ایک اور اہم ذریعہ معلومات 'وکٹم پرسنل سٹیٹمنٹ' (مظلوم کا اپنا ذاتی بیان) ہے۔ اس میں مظلوم واضح کرتاہے کہ جرم نے اس کی زندگی پر کیسے اثرکیا ہے۔

گواہی کا بیان دینے کے فوری بعد مظلوم کو یہ بیان دینے کی دعوت دی جائے گی لیکن وہ چاہے تو انکار کر سکتا ہے۔ یہ بیان کسی وقت بھی،ایک بار سے زیادہ بھی، مقدمے سےپہلے دیا جا سکتاہے۔ اس میں مظلوم پرجرم کے اثرات کی جتنی زیادہ معلومات ہوگی، اتنی ہی زیادہ مفید ہو گی۔

'وکٹم پرسنل سٹیٹمنٹ' سے وکیل صفائی کو جرم کے اثرات کوسمجھ کردرست دفعہ لگوا سکتاہے۔
اگرمظلوم کو مدعا علیہ کے ضمانت پر رہا ہونے پر تشویش ہو، اگرڈر یا خطرہ محسوس ہویا کسی رضاکار ادارے کی اعانت درکارہو تووہ درخواست کر سکتا ہے۔

اگرکوئی 'وکٹم پرسنل سٹیٹمنٹ' ہے تو ہم عدالت کواس کے بارے میں بتائیں گےتاکہ ضمانت اورسزاکے معاملے میں عدالت کی مدد ہو سکے۔ 'وکٹم پرسنل سٹیٹمنٹ، کے استعمال کے متعلق مزید معلومات پیراگراف 11 میں دی گئ ہیں۔

9 مدعی اورگواہوں کو شہادت دینے میں مدد کرنا

استغاثہ کا مقدمہ کرتے وقت ہم سماجی اورمذہبی حساسیت کا خیال رکھیں گے۔

کسی گواہ کوعدالت میں بلانے سے پہلے ہم اس کے حالات کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننے کی کوشش کریں گے، مثلا" حلف اٹھانے کے لیئے کون سی مقدس کتاب مناسب ہو گی یا یہ کہ گواہ ہاں کرنا بہترسمجھتا ہے۔

سماعت اورملاقات کی تاریخیں طے کرتے وقت ہم یقینا" مذہبی تہواروں کا خیال رکھیں گے۔

ہم کوشش کریں گے کہ عمر، معذوری، جنسی میلان، جنس یا جنسی شناخت سے جڑی حساسیت کا لحاظ کریں تا کہ گواہ جب ہم سے ملیں یا جب عدالت میں جائیں توازحد مطمئن ہوں۔

خصوصی انتظامات

بعض حالات میں عدالت گواہ کو'خصوصی انتظامات' کے ساتھ گواہی دینےکی اجازت دے سکتی ہے۔ خصوصی انتظامات کی ضرورت کی پہلے پولیس تفتیش کرے گی اور پھر وکیل استغاثہ۔ 'وٹنیس کیئر آفیسر' (گواہ کی دیکھ بھال کرنے والا افسر) بھی ضروریات کا تعین کر کے اپنی بات شامل کرے گا، تاہم ان کی اجازت دینا عدالت کی صوابدید پر ہے۔ جرائم کے شکار مظلوموں کے لیے ضابطہءعمل، شق 7.8 میں تحریر ہے کہ CPS کے وکلاء استغاثہ کو لازم ہے کہ وہ خوفزدہ اور غیر محفوظ گواہوں کے لیے خصوصی انتظام کی درخواست پر غور کریں۔

خصوصی انتظامات کراؤن کورٹ اور میجسٹریٹ کورٹ دونوں جگھوں پردرج ذیل گواہان کی مدد کے لیئے دستیاب ہیں:

- 17 سال سے کم عمربچے؛
- بالغان (17 یا زائد) جو بوجوہ معذوری غیرمحفوظ سمجھے جائیں، جیسے جسمانی یا دماغی خلل[2]، یا تعلیمی معذوری؛ اور
- وہ گواہ جن کی گواہی دھونس دھمکی سے متاثرہونے کا اندیشہ ہو (مثلا" وہ گواہی دینے سے ڈر یا گھبرا رہے ہوں)

خصوصی انتظامات خوفزدہ اورغیر محفوظ لوگوں کو بہترین طریقے سے، کم سے کم پریشانی کے ساتھ گواہی دینے میں مدد گار ہو سکتے ہیں۔

خصوصی انتظامات میں، اور چیزوں کے علاوہ، درج ذیل شامل ہیں:

- عدالت کو مظلوم یا گواہ کا ویڈیو پر ریکارڈ شدہ بیان سنانا (جوتفتیش کے دوران پولیس نے پہلے ہی سے لے رکھا ہو)؛
- عدالت میں پردے لگانا تا کہ مظلوم، دوسرے گواہ اورمدعا علیہ ایک دوسرے کو دیکھ نہ پائیں؛
- کمرہء عدالت سے دور، براہ راست نشر ہونے والی ٹی وی کے ذریعے، گواہی دینا (مگرمدعا علیہ ان کو دیکھ سکے گا)؛ اور
- ڈرانے دھمکانے یا جنسی جرائم کے کیسوں میں عام حاضرین کوہٹا دینا۔

خصوصی انتظامات کے لیئے ہمیں عدالت سے درخواست کرنا ہوتی ہے اوریہ ضروری نہیں کہ اجازت لازمی دی جائے گی۔

[2] اس میں ایسے افراد بھی شامل ہیں جو ایک خاص کیفیت میں جی رہے ہیں جو اگربہت سے لوگوں کو معلوم ہو گئی توان میں جھجک پیدا ہو جائے گی۔

کسی گواہ کے لیے خصوصی انتظامات کی اجازت دینے کے لیئے عدالت کو کچھ باتوں پرغورکرنا ہوتا ہے جن میں درج ذیل شامل ہیں:

- گواہ کا سماجی اور ثقافتی پس منظر اورنسلی بنیاد؛
- گواہ کے مذہبی عقائد؛ اور
- گواہ یا اس کے خاندان یا ساتھیوں کے ساتھ مدعا علیہ کا رویہ۔

عدالت اس سلسلے میں اس بات کو بھی مد نظررکھے گی کہ گواہ کوکس طرح گواہی دینا پسند ہے۔

یہ فہرست نا مکمل ہے اورعدالت اپنی صوابدید پر کسی اوربات کا بھی لحاظ رکھ سکتی ہے۔

اہم یہ ہے کہ ہمارے پاس وہ تمام معلومات موجود ہوں جو گواہ کی خاطر خصوصی انتظامات کے لیے مدد گار ہو سکتی ہیں۔ عام حالات میں پولیس یا وٹنیس کیئر آفیسرہمیں وہ معلومات دیتے ہیں اور بعض اوقات ہم یہ معلومات براہ راست گواہ سے حاصل کرتے ہیں۔

CPS اورغیر محفوظ یا سہمے ہوئے مظلوموں اورگواہان کے درمیان ملاقات

جب ہم خصوصی انتظامات کے لیےعدالت کو درخواست دینے کا فیصلہ کرتے ہیں تو پولیس سے کہہ کرگواہ سے پچھواتے ہیں کہ کیا وہ وکیل استغاثہ سے ملنا چاہے گا۔

ایسی ملاقات کا مقصد بھروسہ اوراعتماد پیدا کرنا اور گواہ کو یہ تسلی دینا ہے کہ اس کی ضروریات کا خیال رکھا جائے گا۔ ہم یہ ملاقات اس وقت بھی کرنا چاہیں گے جب خصوصی انتظامات کی درخواست نہ دی جا رہی ہو تاکہ ہم اپنے اس فیصلے کی وضاحت کر سکیں۔ گواہ کا اس ملاقات میں تنہا آنا ضروری نہیں، وہ اپنے پارٹنر(رفیق حیات)، رشتہ دار، دوست یا اورکسی معاون کو لا سکتے ہیں۔ مظلوم سے بات چیت میں سہولت پیدا کرنے کے لیے، کسی ترجمان وغیرہ کا آنا مناسب ہو گا۔

جہاں ممکن ہوا، CPS کا وکیل استغاثہ یقینی بنائے گا کہ کیس چلانے والا وکیل بھی اس کے اور گواہ کی ملاقات میں موجود ہو۔ CPS کا وکیل استغاثہ مظلوم کو عدالت کا تعارفی دورہ کروانے کی پیشکش بھی کرے گا۔

غیر محفوظ یا سہمے ہوئے مظلوموں اورگواہان سے ملاقات کے بارے میں مزید معلومات اس لیفلٹ میں ملیں گی:
Witnesses, Your Meeting with the CPS Prosecutor - یہ لیفلٹ اس پتے سے دستیاب ہے:
CPS Communications Branch, 50 Ludgate Hill, London EC4 7EX یا ہماری ویب سائیٹ پر جایئے: http://www.cps.gov.uk/publications/prosecutions/witnessing.html

گمنامی

بہت سے مظلوم اورگواہ اپنے ذاتی تحفظ کے بارے میں تشویش محسوس کرتے ہیں اور بالخصوص اس فکرمیں رہتے ہیں کہ ان کے ذاتی کوائف یا معلومات لوگوں کے علم میں آ جائیں گی اوران کے لیئے مزید حملوں یا پریشانی کا خطرہ بڑھ جائے گا۔

عام طور پر، ہمارے نظام عدل کا بنیادی اصول ہے کہ مدعا علیہ کومدعی کا نام جاننے کا حق ہے۔ اکثر فوجداری مقدمات کھلے عام ہوتے ہیں اورگواہوں کی شناختی معلومات پبلک ریکارڈ پر چلی جائیں گی۔

بہر کیف، گواہوں کے پتے مدعا علیہ کونہیں بتائے جاتے،اور الا یہ کہ انہیں پہلے ہی سے معلوم ہو(مثلاً" جہاں جرم کسی پڑوسی نے کیا ہے) یا ثبوت کے مقاصد کے لیے درکار ہوں، عدالت کی کارروائی میں ان کا ذکرنہیں کیا جائے گا۔

بعض حالات میں، عدالت گواہوں کواجازت دے سکتی ہے کہ وہ کھلی عدالت میں اپنا نام نہ بتائیں۔ اس سلسلے میں عدالت یہ دیکھے گی کہ کسی گواہ کا نام بتانے سے ایسے ہی آئندہ مقدمات میں دوسرےگواہوں سے ثبوت ملنا زیادہ مشکل ہو جائے گا۔

جنسی جرائم کے شکار لوگوں کواخبارات وغیرہ سے گمنام رہنے کا قانونی حق حاصل ہے، چاہے ان کا نام عدالت میں دے دیا گیا ہو۔

دوسرے کیسوں میں عدالت کو اختیار ہےکہ، اگروہ سمجھے کہ پہچانے جانے کے ڈر کی وجہ سے گواہ کا تعاون اور شہادت کا معیارگرجائے گا، تو میڈیا کو اس گواہ کے ذاتی کوائف رپورٹ کرنے سے روک دے۔ صحافیوں (میڈیا کے نمائندوں) کوحق حاصل ہے کہ وہ آزادئ صحافت کی خاطر عدالت کے ایسے حکم پراعتراض کریں جواس معلومات کوشائع کرنے سے روکے۔

مظلوموں اور گواہوں کے لیے اعانت

CPS نے تہییہ کر رکھا ہے کہ مظلوموں اورگواہوں کونظام عدل کے اکثراوقات مشکل تجربے سے گزرنے کے دوران مدد کے لیےتمام عملی اقدام کیے جائیں۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ سنگین نسلی اور مذہبی جرائم کے شکار، خوف یا بے اعتمادی کے باعث، یا دوسروں کے تجربات کی وجہ سے، واقعات کی رپورٹ کرنے میں ہچکچائیں۔

سارے نئے اقدام، مثلا" خصوصی انتظامات، CPS اورغیرمحفوظ اورسہمے ہوئے گواہوں کے درمیان ملاقاتیں، اورCPS اور پولیس کے کارکنان کے اشتراک سے بنے 'وٹنیس کیئریونٹس' نظام عدل پر مظلوموں کا اعتماد بڑھانے کے لیےلیےکیے گئے ہیں۔ بہت شروع سے بھی پولیس اوردیگر ایجنسیوں کی طرف سے مدد دستیاب ہوتی ہے جومقدمہ ختم ہونے تک برابر جاری رہتی ہے۔

میجسٹریٹ کورٹ اورکراؤن کورٹ دونوں میں 'وکٹم سپورٹ' کی طرف سے ایک 'وٹنیس سروس' موجود ہے۔ اس کے متعلق مزید معلومات مقامی پولیس یا 'وکٹم سپورٹ گروپ' [ٹیلیفون نمبر900 30 30 0845] سے مل سکتی ہیں۔ کچھ عدالتوں میں بچوں کے لیے خصوصی 'چائلڈ وٹنیس سروس' بھی موجود ہے۔

اگر ضرورت ہو تو وٹنیس سروس کے ممبران قبل عدالت تعارفی دوروں کا انتظام کر سکتے ہیں

اور بتا سکتے ہیں کہ عدالت میں کیا ہو گا۔ تاہم وہ کیس کی تفصیلات کے بارے میں بات نہیں کر سکتے۔

ہم پورا انتظام کرتے ہیں کہ ضرورت پڑنے پر عدالتی کارروائی کے لیے ایک ترجمان دستیاب ہو۔

جب گواہ عدالت میں پیش ہوتا ہے تو CPS کا وکیل استغاثہ یا CPS کا کیس ورکر اپنا تعارف کرواتے ہیں اورگواہ کے ممکنہ عمومی سوالوں کے جواب دیتے ہیں۔ تاہم انہیں گواہ کے ساتھ کیس کی تفصیلات پر بات کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

بعض اوقات' استغاثہ کی طرف سے بیرسٹر (جسے کاؤنسل بھی کہتے ہیں) یا سولیسیٹر پیش ہوگا جو CPS کا رکن تو نہیں ہوتا البتہ ہم نےاس کیس کے لیے ملازم رکھا ہوتا ہے۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ ہمارا ملازم ہر بیرسٹر یا سولیسیٹر ہماری پالیسیوں اور طریق کار سے واقف ہو اور انہی کے مطابق کام کرے۔

ہم گواہ کو عدالت میں پیشی کے لیےمعقول اخراجات اداکریں گے۔

اگر گواہوں کو انتظار کرنا پڑے تو ہم یقینا" انہیں اس تاخیرکی وجہ اورانداز" ان کی گواہی کا مقررہ وقت بتائیں گے۔

جہاں ممکن ہوا، ہم کوشش کریں گے کہ گواہان استغاثہ کی رہائش الگ ہو تا کہ انہیں اور مدعا علیہ یا اس کے دوستوں یا اہل خانہ کو ایک دوسرے ملنا نہ پڑے۔

وکیل استغاثہ کا عہد

یہ دس نکاتی عہد استغاثہ سے مظلوموں کو ملنے والی مدد کا درجہ بتاتا ہے۔ 'پراسیکیوٹرز پلیج' سے یقین ہوجانا چاہئے کہ مظلوموں اور گواہوں کی خصوصی ضروریات پوری ہو رہی ہیں؛ اور انہیں عدالت میں اپنی یادداشت تازہ کرنے کے لیے اپنے تحریری بیان یہ ویڈیو انٹرویو سے مدد مل رہی ہے؛ اوروہ اپنے کردار پرغیر متعلقہ یا بلا جوازحملوں سے محفوظ ہیں۔

'پراسیکیوٹر کا عہد' ہماری ویب سائیٹ سے مل سکتا ہے:
http://www.cps.gov.uk/publications/prosecution/prosecutor_pledge.html

10 اقبال جرم کی استدعا قبول کرنا

جب کیس میں نسلی یا مذہبی تعصب کے عنصر کی موجودگی ثابت کرنے کے لیے ثبوت موجود ہو، تو ہم یقینا" اسے کیس کے دوران یا فیصلے کے وقت عدالت کے سامنے رکھیں گے۔

اس کا مطلب ہے کہ، جہاں سنگین جرم کا الزام لگا ہے، **ہم محض بنیادی جرم کی اقبالی درخواست تسلیم نہیں کریں گے تا وقتیکہ اس کی معقول وجوہ موجود ہوں۔** مثال کے طور پر، جہاں جرم کی سنگینی کے اثبات کے لیے ثبوت اب دستیاب نہیں ہے یا جہاں عدالت وہ ثبوت پیش کرنے سے روک دے۔

کوئی استدعا قبول کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے ہم، اٹارنی جنرل کی ہدایات 2005 کے مطابق، جہاں ممکن ہوا، مظلوم یا اس کے اہل خانہ سے بات کریگے تا کہ ہم صورت حال واضح کر سکیں، ان کے خیالات اور مفادات کا لحاظ رکھ سکیں اوراس طرح صحیح فیصلہ کر سکیں۔ ہم انہیں با خبر رکھیں گے اورعدالت میں پیش کرنے کے بعد اپنے فیصلے کی وضاحت کریں گے۔

گمراہ کن یا غلط حقائق کی بنا پراقبال جرم کی استدعا تسلیم نہیں کی جائے گی اورمظلوم کے مفاد کا پورا خیال رکھا جائے گا۔

11 سزا سنانا

نسل پرستانہ یا مذہبی سنگینی کا ثبوت کسی کیس کو مزید سنجیدہ بنا دیتا ہے اورعدالت کا فریضہ ہے کہ سزا سناتے وقت اسے نہ صرف دھیان میں رکھے بلکہ صاف صاف بتا بھی دے۔ ہم نسل پرستانہ یا مذہبی سنگینی کا ثبوت حذف کر کے کسی کیس کی سنجیدگی کم نہیں کریں گے۔ تا ہم، ہم وہی چیز عدالت میں پیش کر سکتے ہیں جس کی قانونا" اجازت ہے اورجو مقدمہ سے متعلق ہے۔ ہم یقینا" وہ سب معلومات عدالت کو دے دیں گے جن کی اپنے فرائض کی ادائیگی میں اسے ضرورت ہے۔

کراؤن کورٹ میں پیش تمام کیسوں میں اور میجسٹریٹ کورٹوں میں، جہاں معاملات پیچیدہ ہوں یا غلط فہمی کا امکان ہو، ہم ایک Plea and Sentencing دستاویزمہیا کریں گے جو بتائے گی:

- جرم میں سنگینی اور تخفیفی عناصر(ذاتی تخفیف نہیں)؛
- مجرم اور جرم سے متعلق زیر غورکوئی قانونی رعایت، تا کہ جج کو سزا میں کسی قانونی تخفیف کے بارے میں باخبر کر دیا جائے؛
- کوئی متعلقہ ہدایات برائے سزا و مقدمات؛
- جرم کے مظلوم پر اثرسے متعلق مظلوم کے کسی ذاتی بیان یا دیگردستیاب معلومات کی شناخت کرنا؛
- جہاں مناسب ہو، جرم کے کمیونٹی پر اثر کا کوئی ثبوت؛ اور

- جہاں لاگو ہو، کسی ذیلی حکم، مثلاً" غیر سماجی رویے یا قرقی کے احکام کو نافذ کرنے کی نیت کی نشان دہی، اور جہاں تک ممکن ہو، مطلوبہ حکم کی ساخت کی نشان دہی کرنا۔

جب کوئی مدعا علیہ اقبال جرم کرے، یا مجرم قرار دیا جائے، تو عدالت کو بہت سی ممکنہ سزاؤں میں اس کی سزا کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ سزائیں مختلف شکلوں میں ہو سکتی ہیں، جیسے بحالی کے احکام، کمیونٹی کی سزائیں، جرمانے، 'بائنڈ اوور' اورحراست۔

سزا سنائے جانے سے پہلے، مجرم کوسزا میں تخفیف کی درخواست کا حق ملتا ہے۔ ہم صفائی کی اس تخفیف کی مخالفت کریں گے جس سے مظلوم کا کردار داغدار ہوتا ہو۔[3]

اگر مدعا علیہ اقبال جرم کرے، یا مجرم قرار دیا جائے، مگر استغاثہ سے اتفاق نہ کرے کہ جرم مدعی کے حقیقی یا تصوراتی رنگ و نسل یا مذہب کی وجہ سے سنگین ہوا، تو جج یا میجسٹریٹ کو فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ سنگینی کا عنصرثابت ہوا یا نہیں۔ استغاثہ کو گواہ بلانا ہوتے ہیں جوعداوت کی گواہی دیں۔ وکیل صفائی ، عدالت کے فیصلے سے پہلے، ان سے جرح کر سکتا ہے۔ یہ طریق کار"سماعت نیوٹن" کہلاتاہے۔ سماعت کے بعد، عدالت کافریضہ ہے کہ ، جب وہ شہادتیں سن چکے تواعلان کرے کہ جرم، مدعی کی حقیقی اورتصوراتی نسل اور مذہب کی وجہ سے سنگین ہوا۔ اس صورت میں، سزا سناتے وقت، عدالت کو لازم ہے کہ جرم کوزیادہ سنجیدگی سے دھیان میں رکھے۔

ہم عدالت کو معلومات دیں گے جس سے اس کو یہ فیصلہ کرنے میں مدد ملے گی کہ بڑی سزا کے علاوہ

[3] عہد استغاثہ (پراسیکیوٹرز پلیج) " مظلوموں کو غیر متعلقہ یا بلا ضرورت کردار کشی سے محفوظ رکھتاہے اور، جہاں جرح نا مناسب یا جابرانہ لگے، عدالت سے دخل اندازی کی درخواست کی جا سکتی ہے۔"

اس کے اختیاری احکام سے کوئی لاگو کیا جائے یا نہیں۔[4] اس میں، مناسب کیسوں میں، خسارہ، چوٹ یا نقصان کے لیےہرجانے کا حکم شامل ہے۔[5]

ہرمقدمے میں صرف جج یا میجسٹریٹ ہی سزا کا فیصلہ کرنے کا مجاز ہے۔ چند محدود جرائم میں (اورصرف جہاں مدعا علیہ کو کراؤن کورٹ میں سزا سنائی جائے)، ہمیں حق حاصل ہے کہ، اگرہمیں سزا بہت ہی کم لگے، تو اٹارنی جنرل سے اس پر اعتراض کروائیں۔ ناجائزطورپرہلکی سزا یہ ہے: '*جہاں یہ سزاؤں کی ان حدود سے باہر ہوجوجج، تمام متعلقہ باتوں کا لحاظ کرتے ہوئے، مناسب سمجھ سکتا تھا*۔" کوئی بھی، بشمول مظلوم یا اس کے اہل خانہ، اٹارنی جنرل کی توجہ براہ راست سزا کی طرف کرا سکتے ہیں اگروہ اسے بہت ہی کم سزا سمجھیں۔ تا ہم، اٹارنی جنرل کو'کورٹ آف اپیل' میں یہ درخواست 28 دن کی سخت محدود مدت کے اندردینا ہو گی۔

مظلوم کا ذاتی بیان (وکٹم پرسنل سٹیٹمنٹ)

وکٹم پرسنل سٹیٹمنٹ وہ بیان ہے جوکسی جرم کا شکارخود پرہوئے جرم کے اثرات کو واضح کرتے ہوئے دے۔ بیان میں مظلوم بتا سکتے ہیں کہ جرم کے ان پر کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ وہ مقدمے کے دوران اپنی ضروریات اور خواہشات اورجرم کے نتیجے میں اٹھنے والی تشویش بھی بتا سکتے ہیں، مثلاً" تحفظ ، ڈراوا یا ضمانت۔ وہ استغاثہ کے لیےاپنی مدد – یا اس کی کمی – کا ذکرکر سکتے ہیں اورکسی امدادی ادارے کی طرف سے مدد کے خواستگارہو سکتے ہیں۔ اس طرح، عدالت نہ صرف جرم کو بلکہ اس کے حالات کوبھی بہترطور پر سمجھ پائے گی۔ یہ بیان اختیاری ہے اور مظلوم سے پوچھا جانا چاہیئے کہ کیا وہ یہبیان دینا چاہتے ہیں یا اس میں کسی رکن خاندان یا سپورٹ ورکرکی مدد لینا چاہتے ہیں۔

[4] جرائم کے شکار مظلوموں کے یئے ضابطہءعمل، شق7.12 میں تحریر ہے کہ CPS کو لازم ہے کہ سزا کے متعلق مظلوم کے سوالوں کے جواب دے اگرمظلوم کو'وٹنیس کیئریونٹ' نےCPS کے حوالے کیا ہو(اگر'وٹنیس کیئریونٹ' اس کے سوالوں کے جواب نہ دے سکے)۔

[5] عہداستغاثہ: "سزا ہو جانے پر، مظلوم کے لیےہرجانے اوربازرسی یا مستقبل میں تحفظ کی عرضی دیجائے۔

یہ بیان کسی وقت بھی دیا جا سکتا ہے اور ایک سے زیادہ بیانات دینا بھی ممکن ہے۔ مظلوم پولیس یا CPS کے وکیل سے وہ لیفلٹ مانگ سکتا ہے جس میں لکھا ہے کہ وکٹم پرسنل سٹیٹمنٹ کیا ہے اور کیسے استعمال ہوتی ہے۔

کسی وکٹم پرسنل سٹیٹمنٹ میں دی گئ معلومات کو ہم دھیان میں رکھیں گے اور عدالت کو مظلوم پر جرم کے اثرات کے بارے میں بتائیں گے۔ یہ بیان ہمارے لیےکارآمد ہو سکتا ہے جب مثلا" ہم سوچیں کہ عدالت سے ضمانت نا منظور کرنے یا ضمانت پر شرائط عائد کرنے کو کہیں یا نہیں۔

12 مظلوموں کو با خبر رکھنا

ہم جانتے ہیں کہ کیس کی کارروائی سے مظلوموں- یعنی جرم کے شکار- کو با خبر رکھنا کتنا اہم ہے۔ خاص مخصوص وٹنیس کیئر یونٹ اب ذمہ دار ہیں کہ مظلوموں اور گواہوں کوکیس کی سماعت کی تاریخیں یا دیگراہم حالات بتائیں۔ وٹنیس کیئر یونٹ CPS کے ہر علاقے میں موجود ہیں اورانہیں CPS اور پولیس مل کر چلاتے ہیں۔ وٹنیس کیئرآفیسرایک ہی مقام پر رابطہ اورہرگواہ کے لیے خصوصی مدد مہیا کرتے ہیں تاکہ وہ بہترین گواہی دے سکیں۔ اس خصوصی مدد کی بنیاد ضروریات کے اندازے پرہے جس سے اس خاص مدد کی نشاندہی ہو جانا چاہیئے جس کی گواہ کو حاجت ہے۔

وٹنیس کیئرآفیسرمظلوم کی نگہداشت کا انتظام مدعا علیہ پر فرد جرم عائد ہونے سےلے کرآخری سماعت تک کریں گے۔

جرائم کے شکار مظلوموں کے لیے ضابطۂعمل

یہ ضابطہ مظلوموں کے بارے میں CPS کی ذمہ داریاں بتاتا ہے۔ ان میں سے ایک ذمہ داری یہ ہے کہ اگرہم یہ فیصلہ کریں کہ استغاثہ کرنے کے لیےثبوت ناکافی ہیں (پولیس کی طرف سے مکمل شہادتی رپورٹ آنے کے بعد)، یا ہم کوئی مقدمہ واپس لینے کا فیصلہ کرلیں، یا الزامات کوبڑی حد تک بدلنے کو کہیں، توہو مظلوم کو با خبررکھیں۔ ان حالات میں، ہم اپنے فیصلوں کی وجہ مظلوم پر واضح کریں گے۔ عمومی طور پریہ خبرہم مظلوم کو براہ راست خط لکھ کر کریں گے۔ کچھ حالات میں، کیس بہت جلد ختم ہو جاتا ہے اورہم اپنی وضاحت اختتام سے پہلے نہیں دے پائیں گے۔

بہرحال، کیس ختم ہونے کے باوجود مظلوم کوپوری وضاحت دی جائے گی۔ اگرمدعی غیرمحفوظ یا سہما ہوا ہے توہم اسے ایک روزمیں، اور دیگرمظلوموں کو پانچ روز کے اندرخبر دے دیں گے۔

نسلی اور مذہبی جرائم والےکیسوں میں، جس وکیل استغاثہ نے کیس واپس لینے یا الزامات کافی حد تک بدلنے کا فیصلہ کیا ہو، وہ مظلوم سے بذات خود مل کرفیصلے کی وجوہ بتانے کی پیشکش کرے گا۔ جہاں وکیل استغاثہ نے کیس نہ کرنےکا فیصلہ کسی پولیس آفیسر سے بالمشافہ ملاقات میں کیا ہو(یعنی مکمل تحریری گواہی رپورٹ کے بغیر)، وہ پولیس آفیسرمظلوم کو ضرور اطلاع دے گا۔

جرائم کے شکار مظلوموں کے لیےضابطۂ عمل کی نقول اس پتے سے مل سکتی ہیں:
CPS Communications Branch, 50 Ludgate Hill, London EC4 7EX
یا ہماری ویب سائیٹ سے: http://www.cps.gov.uk/victims_witnesses/victims_code.pdf

13 نسل پرستانہ اور مذہبی تعصب کے جرائم پرنگاہ رکھنا

ہم نسلی اورمذہبی تعصب کے واقعات پر مقدمہ دائر کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ اوراستغاثہ کے مقدمات کا ریکارڈ رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ، سنگین مذہبی جرائم ڈائرکٹر کے پرنسپل لیگل ایڈوائزرکو ذاتی طور پر رپورٹ کیےجاتے ہیں تا کہ وہ استغاثہ کے فیصلے کے متعلق اپنی رائے دے سکے۔

ہم نے سنگین نسلی اور مذہبی تعصب کے جرائم پرایک سالانہ رپورٹ شائع کی ہے جس میں 1999 سے اب تک کے مقامی اور قومی اعداد و شمار دیئے ہیں۔ 'CPS ریسسٹ اینڈ ریلجس انسیڈینٹ مانیٹرنگ سکیم (RIMS) کی سالانہ رپورٹ ایک عوامی دستاویز ہے اورہماری کمیونیکیشنز برانچ یا ہماری ویب سائیٹ سے مل سکتی ہے۔

اس رپورٹ میں یہ معلومات دی گئی ہیں: پولیس کی طرف سے ہمیں موصول ہوئے کیسوں کی تعداد، مقدمہ دائر کرنے یا نہ کرنے کا ہمارا فیصلہ، استغاثہ کیےیا ختم کیے گئے الزامات، میجسٹریٹ کورٹ، یوتھ کورٹ اور کراؤن کورٹ میں استغاثہ کیے گئے الزامات کا نتیجہ، اورسنائی گئی سزائیں۔

2006-07 میں CPS نے 'ہیٹ کرائمزمانیٹرنگ پراجیکٹ' قائم کیا تھا تا کہ نفرت کے جرائم کی الیکٹرانک ریکارڈنگ بہترکی جائے اورCPS نفرت کے جرائم (ہیٹ کرائمز) کے اعداد وشمارکھلے عام ایک سالانہ رپورٹ میں دے سکے۔ 2008-2009 سے آگے CPS ایک 'سالانہ ہیٹ کرائمزرپورٹ' شائع کیا کریں گے جس میں نسلی اور مذہبی جرائم پر کار کردگی کے اعداد وشمارہوں گے (ان کے علاوہ نفرت کے دیگرجرائم کے اعداد وشماربھی ہوں گے)۔ یہ 'سالانہ ہیٹ کرائمزرپورٹ' (RIMS) کی سالانہ رپورٹ کی جگہ لے لے گی۔

CPS نے بہت سے کمیونٹی پارٹنرزکے ساتھ اندرونی اوربیرونی مشاورت کی کہ مزید کون سے اعداد وشمارریکارڈ کیےجائیں۔ درج ذیل کلیدی نکات سامنے آئے اور یہ اپریل 2007 کے بعد سے ریکارڈ کیےجانا چاہیئں:

- تمام مدعیان اور مدعیان علیہ کے مذہب اور عقیدے کا ریکارڈ رکھنا (ہم نے ایسوسی ایشن آف چیف پولیس آفیسرزسے پولیس کے زیر استعمال مانیٹرنگ فارم میں تبدیلی پر اتفاق کروا لیا)؛
- نسل پرستانہ اور مذہبی تعصب کے جرائم کا ریکارڈ الگ الگ رکھنا؛
- ان مقدمات کا حساب رکھنا جن میں سنگین عنصرنکال دیا گیا؛ اور
- سنگین جرائم میں اضافی سزا کا ریکارڈ رکھنا۔

جرائم کے شکار مظلوموں کے لیےضابطۂ عمل نے CPS پرنئی ذمہ داریاں اور فرائض ڈال دیئے ہیں۔نسلی اور مذہبی جرائم اورسیاہ فام اور اقلیتی نسلی اور مذہبی گروہوں سے متعلق جرائم کے نتائج پر نظررکھنے سے ہم یقینی بنا سکیں گے کہ ہم اپنے فرائض پورے کررہے ہیں اور جرم کے شکار تمام مظلوموں کو اعلا خدمت مہیا کر رہے ہیں۔

ہم آج کل CPS کے تمام علاقوں کے لیے 'ہیٹ کرائمزسکروٹنی پینلز' قائم کر رہے ہیں جونفرت کے جرائم پر ہواری کار کردگی پر کڑی نظر رکھیں گے۔

14 کمیونٹی کی شمولیت

کمیونٹی کے ساتھ کام کر کے اقلیتی نسلی گروہوں اورتنظیمات کے ساتھ مثبت تعلق بنانے کی اہمیت کو ہم تسلیم کرتے ہیں۔ اس حکمت عملی بیان کو شائع کرنا اسی سمت میں ایک اہم قدم ہے۔ اس کی تیاری میں ہم نے وسیع پیمانے پر مشاورتیں کی ہیں اور اشاعت کے بعد اس پرنظرثانی جاری رکھیں گے۔ ہم اس پالیسی کو عملی جامہ پہنائیں گے اور اس طرح مقامی لوگوں کا بھروسہ اپنے کام اور فیصلوں پرجیتیں گے۔

ہم مقامی سطح پر پہلے ہی سے سیاہ فام اور اقلیتی نسلی اور مذہبی گروہوں کے ساتھ، نمائندہ گروہوں اور افراد کی وساطت سے تعلق گہرا کرنے کے لیےکام کر رہے ہیں۔ اس طرح ہم اپنے اس پالیسی بیان کی وضاحت کر سکتے ہیں اور یہ کہ ہم اسے نظام عدل میں کس طرح چلتا ہوا دیکھتے ہیں۔ ہم CPS اور نظام عدل کے بارے میں سوالات کے جواب، جھوٹی آس نہ دلاتے ہوئے، صاف صاف دیں گے۔

15 شکایات

جس کسی کو کراؤن پراسیکیوشن سروس کی جانب سے اپنے ساتھ ہونے والے سلوک کے بارے میں کوئی شکایت ہو، یا محسوس کرے کہ نظام عدل نے مایوس کیا ہے اورنہیں معلوم کہ ذمہ دار کون ہے، وہ اپنے مقامی CPS کے علاقائی 'چیف کراؤن پراسیکیوٹر' کو لکھ سکتے ہیں۔ کراؤن پراسیکیوشن سروس کی ایک شکایات حکمت عملی ہے اورطریق کار کے متعلق ایک لیفلٹ مقامی CPS کے دفتر سے مل سکتا ہے۔

CPS کے رابطہ مقامات زیر نظر دستاویز کے پشتی سرورق پردیے گئے ہیں۔

16 اختتامیہ

ہم نے تہییہ کر رکھا ہے کہ مجرموں کوانصاف کے کٹہرے میں کھڑا کر کے ہم نسل پرستانہ اورمذہبی تعصب کے جرائم کوگھٹانے میں اپنا کردار ادا کریں گے، تا ہم اچھا کام کرنے کے لیےہمیں مدد درکارہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ سیاہ فام اور اقلییتی نسلی اور مذہبی گروہ ہم پر بھروسہ کریں۔ ہمیں امید ہے کہ یہ پالیسی بیان اور اس کے ساتہ رہنمائی تمام افراد معاشرہ کو ہمارے کام کی بہتر تصویر دکھانے؛ ہمارے طریق کار کی وجہ بتانے؛ اور اپنی کچھ مشکلات بتانے کی طرف شروعات ہے۔

ہمارا ارادہ ہے کہ اس پالیسی بیان پر باقاعدہ نظر ثانی کرتے رہیں تا کہ یہ موجودہ قانون اورکمیونٹی کی تشویش کا آئینہ دار رہے۔ اس لیے، اس مقصد کو پانے میں مدد گارتبصروں کا ہم خیر مقدم کرتے ہیں۔

ضمیمہ A

قانون استغاثہ برائے نسل پرستانہ اورمذہبی تعصب کے جرائم

1. سنگین نسل پرستانہ اورمذہبی جرائم - کرائم اینڈ ڈس آرڈرایکٹ 1998 (اینٹی ٹیرراز‌م، کرائم اینڈ سیکیورٹی ایکٹ 2001 سے ترمیم شدہ)

جرم	حد سزا سنگین شکل	حد سزا بنیادی شکل	حاشیہ (نوٹ)
سنگین نسل پرستانہ یا مذہبی تعصب زخم کاری (s.29(1)(a) CDA)	کراؤن کورٹ– 7سال قید میجسٹریٹ کورٹ-6 ماہ	کراؤن کورٹ–5 سال قید میجسٹریٹ کورٹ-6 ماہ	
سنگین نسل پرستانہ یا مذہبی تعصب حقیقی جسمانی ضرر (s.29(1)(b) CDA)	کراؤن کورٹ– 7سال قید میجسٹریٹ کورٹ-6 ماہ	کراؤن کورٹ–5 سال قید میجسٹریٹ کورٹ-6 ماہ	
سنگین نسل پرستانہ یا مذہبی تعصب عام حملہ (s.29(1)(c) CDA)	کراؤن کورٹ– 2سال قید میجسٹریٹ کورٹ-6 ماہ	میجسٹریٹ کورٹ-6 ماہ	میجسٹریٹ کورٹ میں صرف بنیادی شکل کا مقدمہ چلے گا
سنگین نسل پرستانہ یا مذہبی تعصب نقصان (s.30(1)(c) CDA)	کراؤن کورٹ–14 سال قید میجسٹریٹ کورٹ-6 ماہ	کراؤن کورٹ– 10سال قید میجسٹریٹ کورٹ-3 ماہ	جب مالیت 5000£ سے کم ہوتو میجسٹریٹ کورٹ میں صرف بنیادی شکل کا مقدمہ چلے گا

جرم	حد سزا سنگین شکل	حد سزا بنیادی شکل	حاشیہ (نوٹ)
سنگین نسل پرستانہ یا مذہبی تعصب ڈر/اکسانا (s.31(1)(a) CDA)	کراؤن کورٹ–2سال قید میجسٹریٹ کورٹ-6 ماہ	میجسٹریٹ کورٹ-6 ماہ	میجسٹریٹ کورٹ میں صرف بنیادی شکل کا مقدمہ چلے گا
سنگین نسل پرستانہ یا مذہبی تعصب ارادتا" تنگ کرنا/ہراساں کرنا/دباؤ ڈالنا (s.31(1)(b) CDA)	کراؤن کورٹ–2سال قید میجسٹریٹ کورٹ-6 ماہ	میجسٹریٹ کورٹ-6 ماہ	میجسٹریٹ کورٹ میں صرف بنیادی شکل کا مقدمہ چلے گا
سنگین نسل پرستانہ یا مذہبی تعصب تنگ کرنا/ہراساں کرنا/دباؤ ڈالنا (s.31(1)(b) CDA)	میجسٹریٹ کورٹ- جرمانہ درجہ 4 تک	میجسٹریٹ کورٹ- جرمانہ درجہ 3 تک	صرف میجسٹریٹ کورٹ میںبنیادی یا سنگین شکل میں مقدمہ چلےگا۔ بنیادی اورسنگین دونوں الزام لگانا ہوں گے
سنگین نسل پرستانہ یا مذہبی تعصب زچ کرنا/بغیر تشدد پیچھا کرنا (s.32(1)(a) CDA)	کراؤن کورٹ–2سال قید میجسٹریٹ کورٹ-6 ماہ	میجسٹریٹ کورٹ- جرمانہ درجہ 4	میجسٹریٹ کورٹ میں صرف بنیادی شکل میں مقدمہ چلےگا۔ عدالت بنیادی اورسنگین دونوں قسموں پرحکم امتناعی جاری کر سکتی ہے۔
سنگین نسل پرستانہ یا مذہبی تعصب زچ کرنا/ تشدد کےڈرسمیت پیچھا کرنا (s.32(1)(b) CDA)	کراؤن کورٹ–7سال قید میجسٹریٹ کورٹ-6 ماہ	کراؤن کورٹ–5سال قید میجسٹریٹ کورٹ-6 ماہ	عدالت بنیادی اورسنگین دونوں قسموں پرحکم امتناعی جاری کر سکتی ہے۔

2. نسلی نفرت بھڑکانا – شق 29 – 17 پبلک آرڈر ایکٹ 1986

حاشیہ (نوٹ)	حد سزا	جرم
مقدمہ صرف اٹارنی جنرل کی اجازت سے چلے گا۔ CPS کے 'کاؤنٹر ٹیررازم ڈویژن' کے حوالے کیا گیا،خصوصی وکیل استغاثہ کے زیر انتظام ہوگا	کراؤن کورٹ – 7 سال قید میجسٹریٹ کورٹ – 6 ماہ	s.18 – دھمکی / بد تمیزی/ ہتک امیز الفاظ یا رویہ استعمال کرنا یا نسلی منافرت پیدا کرنے کی نیت سے تحریری مواد کی نمائش کرنا
مقدمہ صرف اٹارنی جنرل کی اجازت سے چلے گا۔ CPS کے 'کاؤنٹر ٹیررازم ڈویژن' کے حوالے کیا گیا،خصوصی وکیل استغاثہ کے زیر انتظام ہوگا	کراؤن کورٹ – 7 سال قید میجسٹریٹ کورٹ – 6 ماہ	s.19 – نسلی منافرت پیدا کرنے کی نیت سے دھمکی /بدتمیزی/ ہتک آمیز تحریری مواد شائع کرنا/ بانٹنا
مقدمہ صرف اٹارنی جنرل کی اجازت سے چلے گا۔ CPS کے 'کاؤنٹر ٹیررازم ڈویژن' کے حوالے کیا گیا،خصوصی وکیل استغاثہ کے زیر انتظام ہوگا	کراؤن کورٹ – 7 سال قید میجسٹریٹ کورٹ – 6 ماہ	s.20 - نسلی منافرت پیدا کرنے کی نیت سے دھمکی /بدتمیزی/ ہتک امیز آمیزالفاظ اور حرکات والا کھیل (ڈرامہ) کھلےعام پیش کرنا
مقدمہ صرف اٹارنی جنرل کی اجازت سے چلے گا۔ CPS کے 'کاؤنٹر ٹیررازم ڈویژن' کے حوالے کیا گیا،خصوصی وکیل استغاثہ کے زیر انتظام ہوگا	کراؤن کورٹ – 7 سال قید میجسٹریٹ کورٹ – 6 ماہ	s.21 - نسلی منافرت پیدا کرنے کی نیت سے دھمکی /بدتمیزی/ ہتک امیزآمیزتصاویر اور آوازوں والا ریکارڈ شدہ مواد تقسیم کرنا/ دکھانا/ چلانا

ضمیمہ A

جرم	حد سزا	حاشیہ (نوٹ)
s.22 - نسلی منافرت پیدا کرنے کی نیت سے دھمکی /بدتمیزی/ ہتک آمیزتصاویر اور آوازوں والاپروگرام بشمول کیبل نشر کرنا	کراؤن کورٹ – 7 سال قید میجسٹریٹ کورٹ – 6 ماہ	مقدمہ صرف اٹارنی جنرل کی اجازت سے چلے گا۔ CPS کے 'کاؤنٹر ٹیررازم ڈویژن' کے حوالے کیا گیا،خصوصی وکیل استغاثہ کے زیر انتظام ہوگا
s.23 - نسلی منافرت پیدا کرنے کی نیت سے نسلی اشتعال آمیز مواد نمائش، اشاعت اورتقسیم کے ارادے سے اپنی تحویل میں رکھنا	کراؤن کورٹ – 7 سال قید میجسٹریٹ کورٹ – 6 ماہ	مقدمہ صرف اٹارنی جنرل کی اجازت سے چلے گا۔ CPS کے 'کاؤنٹر ٹیررازم ڈویژن' کے حوالے کیا گیا،خصوصی وکیل استغاثہ کے زیر انتظام ہوگا

4. مذہبی منافرت بھڑکانا – شق 29B-29G پبلک آرڈر ایکٹ 1986

جرم	حد سزا	حاشیہ (نوٹ)
s.29B – مذہبی منافرت پھیلانے کی نیت سے الفاظ کا استعمال یا رویہ / تحریری مواد کی نمائش	کراؤن کورٹ – 7 سال قید میجسٹریٹ کورٹ – 6 ماہ	مقدمہ صرف اٹارنی جنرل کی اجازت سے چلے گا۔ CPS کے 'کاؤنٹر ٹیررازم ڈویژن' کے حوالے کیا گیا،خصوصی وکیل استغاثہ کے زیر انتظام ہوگا
s.29C – مذہبی منافرت پھیلانے کی نیت سے تحریری مواد کی اشاعت یا تقسیم	کراؤن کورٹ – 7 سال قید میجسٹریٹ کورٹ – 6 ماہ	مقدمہ صرف اٹارنی جنرل کی اجازت سے چلے گا۔ CPS کے 'کاؤنٹر ٹیررازم ڈویژن' کے حوالے کیا گیا،خصوصی وکیل استغاثہ کے زیر انتظام ہوگا
s.29D – مذہبی منافرت پھیلانے کی نیت سے کھلے عام کھیل (سٹیج ڈرامہ) پیش کرنا	کراؤن کورٹ – 7 سال قید میجسٹریٹ کورٹ – 6 ماہ	مقدمہ صرف اٹارنی جنرل کی اجازت سے چلے گا۔ CPS کے 'کاؤنٹر ٹیررازم ڈویژن' کے حوالے کیا گیا،خصوصی وکیل استغاثہ کے زیر انتظام ہوگا
s.29E – مذہبی منافرت پھیلانے کی نیت سے ریکارڈ شدہ مواد دکھانا / چلانا یا تقسیم کرنا	کراؤن کورٹ – 7 سال قید میجسٹریٹ کورٹ – 6 ماہ	مقدمہ صرف اٹارنی جنرل کی اجازت سے چلے گا۔ CPS کے 'کاؤنٹر ٹیررازم ڈویژن' کے حوالے کیا گیا،خصوصی وکیل استغاثہ کے زیر انتظام ہوگا
s.29F – مذہبی منافرت پھیلانے کی نیت سے کوئی پروگرام نشر کرنا یا اسےکسی پروگرام سروس میں شامل کرنا	کراؤن کورٹ – 7 سال قید میجسٹریٹ کورٹ – 6 ماہ	مقدمہ صرف اٹارنی جنرل کی اجازت سے چلے گا۔ CPS کے 'کاؤنٹر ٹیررازم ڈویژن' کے حوالے کیا گیا،خصوصی وکیل استغاثہ کے زیر انتظام ہوگا
s.29G – مذہبی منافرت پھیلانے کی نیت سے اشتعال انگیز مواد اپنی تحویل میں رکھنا	کراؤن کورٹ – 7 سال قید میجسٹریٹ کورٹ – 6 ماہ	مقدمہ صرف اٹارنی جنرل کی اجازت سے چلے گا۔ CPS کے 'کاؤنٹر ٹیررازم ڈویژن' کے حوالے کیا گیا،خصوصی وکیل استغاثہ کے زیر انتظام ہوگا

فٹبال میچوں کے دوران جرائم – s.3 فٹبال جرائم ایکٹ 1991 [s.9 فٹبال (جرائم اوربد نظمی) ایکٹ 1999 سے ترمیم شدہ]

حاشیہ (نوٹ)	حد سزا	جرم
عدالت کسی اور سزا کی ساتھ ساتھ فٹبال بند کرنے کا حکم بھی جاری کر سکتی ہے۔ حکم امتناعی کی خلاف ورزی پر 6 ماہ تک کی قید کی سزا ہو سکتی ہے۔ اس کا اطلاق مذہبی نعرے بازی پر نہیں ہوتا۔ **لیکن** – **ضروری نوٹ۔** دیگر جرائم (جیسے سنگین نسلی / مذہبی امن عامہ کے جرائم یا حملے) زیادہ سزا وار ہیں۔	جرمانہ درجہ 3 تک	کسی مقررہ فٹبال میچ پر نا شائستہ نعرے بازی کرنا یا اس میں شامل ہونا

ضمیمہ B

پولیس، CPS اور عدالتوں کا کام

عدالتیں	CPS	پولیس
نوجوانوں کی عدالت 17 سال کی عمر تک کے نوجوانوں کے لیےہے **میجسٹریٹ کورٹ** اکثر فوجداری مقدمات یہاں پیش ہوتے ہیں اور یہی عدالت ضمانت کے تمام کیسوںپر ابتدائی فیصلہ دیتی ہے۔ **کراؤن کورٹ** اکثر بھاری جرائم پیش ہوتے ہیں، مثلاً" قتل، زنا بالجبر، وغیرہ اور کچھ ہلکے جہاں ملزم جیوری کے سامنے پیش ہونے کا حق طلب کر لیتا ہے۔ اس کے علاوہ اس عدالت میں اپیلیں اور حوالے سزا کے لیےمیجسٹریٹ کورٹ سے بھی آتے ہین	پولیس کوفرد جر سے پہلے ثبوت کے بارے میں مشورہ دیتے ہیں فایل پر نظر ثانی کرتے ہیں فیصلہ کرتے ہیں کہ مشکوک پرالزام لگایا جاۓ تو کون سا/سے ثبوت کو جانچتے ہیں۔ ثبوت موجود نہ ہو توپولیس کو تجاویز دیتے ہیں حالات تبدیل ہونے پر فیصلہ کرتے ہیں کہ الزام بدلا جاۓ یا واپس لے لیا جاۓ عدالت کے لیےکیس تیار کرتے ہیں کیس کو کراون کورٹ یا میجسٹریٹ کورٹ میں پیش کرتے ہیں۔	رپورٹ لیتے ہیں مظلوم اور گواہ کے بیانات لیتے ہیں جرم کی تفتیش کرتے ہیں ثبوت اکٹھا کرتے ہیں کیس تیار کرتے ہیں مظلوم کا ذاتی بیان لینے کی پیشکش کرتےہیں ملزم کو گرفتار کرتے ہیں فرد جرم کے لیےCPS کے حوالے کرتے ہیں (ما سواۓ بہت ہی چھوٹے جرائم کے) استغاثہ کی فائل CPS کو بھجواتے ہیں مظلوموں کو 'وکٹم سپورٹ' کے حوالے کرنے پیشکش کرتے ہیں مظلوم کو کیس کی پیش رفت سے با خبر رکھتے ہیں

→ →

→ وکٹم سپورٹ ، وٹنیس سروس اور دیگر خصوصی تنظیمات ←

ضمیمہ C

ضمانت

عدالت مدعا علیہ کو مشروط یا غیر مشروط حراست میں رکھ سکتی ہے یا ضمانت پر چھوڑسکتی ہے۔ پہلی عدالتی سماعت سے قبل پولیس بھی مدعا علیہ کو مشروط یا غیر مشروط حراست میں رکھ سکتی ہے یا ضمانت پر چھوڑسکتی ہے البتہ پویس کے اختیارات عدالت کے اختیارات کی نسبت محدود ہیں۔

شرائط صرف اس لیےلاگو کی جا سکتی ہیں کہ مدعا علیہ اگلی پیشی پر حاضر ہو، اس دوران کوئی نیا جرم نہ کرے اور گواہوں کو پریشان نہ کرے یا انصاف کا راستہ نہ روکے۔

عدالت کی عائد کردہ شرائط برائے ضمانت کی مثالیں

کسی کیس کے حالات کے مطابق ضمانت کے کوئی بھی مناسب شرط لاگو کر سکتی ہے۔ چند مثالیں یہ ہیں:

- *مدعا علیہ کسی نامزد شخص سے، بلا واسطہ یا بالواسطہ، رابطہ نہ کرے۔*
  اس کا مطلب ہے قطعا" کوئی رابطہ نہیں، بشمول ٹیلیفون، فیکس، ای میل، ٹیکسٹ یا کوئی شخص، مثلا" مدعا علیہ اپنی جگہ کسی رشتہ دارسے رابطہ کرنے کو نہیں کہہ سکتا۔

- *مدعا علیہ کسی نامزد جگہ پر نہ جائے۔*
  یہ عموما" کوئی مخصوص پتہ ہوتاہے تاہم یہ کوئی سڑک، شہر، علاقہ یا پورا ایک ملک بھی ہو سکتا ہے۔ کبھی کبھی عدالت کہہ دیتی ہےکہ مدعا علیہ کسی جگہ کے پاس ایک مخصوص فاصلے سے آگے نہ جائے، مثلا" مدعی کے گھرسے آدھے میل تک۔

- *مدعا علیہ نامزد پتے پرہی رہائش رکھے۔*
  اس کا مطلب وہاں رہنا اور ہررات وہیں سونا ہے۔

- *مدعا علیہ نامزد پتے پررہائش کے دوران عندالطلب پولیس کے پاس حاضر ہو۔*
  اسے عام زبان میں "ڈور سٹیپ کنڈ یشن" کہتے ہیں۔ اس سے پولیس چیک کر سکتی ہے کہ شخص مذکورعدالت کی شرائط کے مطابق رہائش پذیرہے یا نہیں اور یہ کہ کرفیو کی پابندی کر رہا ہے یا نہیں۔

- *مدعا علیہ خاص دیئے ہوئےدن اور وقت پر نامزد پولیس تھانے میں حاضر ہوا کرے۔*
  مثلاً" ہرویک ڈے (سوموار تا جمعہ) صبح ساڑھے آٹھ بجے۔

- *مدعا علیہ دیئے ہوئے اوقات میں کرفیو کی پابندی کرے۔*
  اس کا مطلب گھر کے اندر رہنا ہے مثلاً" رات 9 بجے سے صبح 8 بجے تک ۔

- *مدعا علیہ عدالت میں ضمانت کی رقم جمع کروائے۔*
  اگریہ خدشہ ہو کہ مدعا علیہ اگلی پیشی پرنہیں آئے گا تو عدالت حکم دے سکتی ہے کہ وہ عدالت میں ایک مخصوص رقم جمع کروائے۔ اگروہ اگلی پیش پر نہ آئے تووہ رقم ضبط کی جا سکتی ہے۔

- *مدعا علیہ کسی شخص کو اپنا ضامن بنائے۔*
  کوئی دوست یا رشتہ داریہ یقین دلائے کہ مدعاعلیہ پیش ہوتا رہے گا، ورنہ ضامن کو ایک خاص رقم سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔

کبھی کبھی، عملی وجوہ کی بنا پر، لاگو شرائط میں استثناء کر دیا جاتا ہے، مثلاً"

- *مدعا علیہ کسی نامزد جگہ پر نہ جائے سوائے ان کے:*
  - *عدالت میں پیشی کے لیے ؛*
  - *پہلے سے وقت طے کر کے وکیل سے ملنا؛*
  - *طے شدہ وقت پر، ایک پولیس افسر کی ہمراہی میں اپنا سامان لینا؛*
  - *ایک مخصوص وقت پر زیر نگرانی بچوں سے ملاقات۔*

ضمانت کی شرائط توڑنا

اگر مدعا علیہ ضمانت کی شرائط توڑے تو پولیس اسے گرفتارکر سکتی ہے اورعدالت حراست میں ڈال سکتی ہے۔

کبھی کبھی، مدعا علیہ ضمانت کی شرائط کو ہٹانے یا تبدیل کرنے کو کہتا ہے۔ پولیس یا عدالت کو یہ تسلی ہونا ضروری ہے کہ اس درخواست کی معقول وجہ موجو ہے اور یہ بھی دیکھنا ہو گا کہ شائط لاگو کرنے کی اولا" وجہ کیا تھی اور پھر اس کو مدعا علیہ کی درخواست سے موازنہ **کرنا ہو گا۔**

مدعا علیہ پولیس یا عدالت کی عائد کردہ شرائط پر عمل کرنے کا پابند ہے تا وقتیکہ پولیس یا عدالت ان شرائط کو معطل نہ کر دیں۔

نسل پرستانہ اور مذہبی جرائم کا شکار ہونے والوں کے لیے کارآمد معلومات اور رابطے

خصوصی تنظیمات

نیوہیم مانیٹرنگ پراجیکٹ (NMP) (نیو ہیم نگرانی کا منصوبہ)
NMP 1980 سے رو بہ عمل ہے۔ ایسٹ لنڈن میں نسل پرستانہ پریشانی کے شکار لوگوں کی یہ ہنگامی سروس 24 گھنٹے دستیاب ہے۔

Newham Monitoring Project
The Harold Road Centre
170 Harold Road
Forest Gate
London E13 0SE

Tel 020 8470 8333
Fax. 020 8470 8353
www.nmp.org.uk

ایکوالٹی اینڈ ہیومن رائٹس کمشن (مساوات اور انسانی حقوق کا کمیشن)
یکم اکتوبر2007 کو تین کمشن برائے مساوات مدغم ہو کر نیا ایکوالٹی اینڈ ہیومن رائٹس کمشن بن گئے:

- کمشن فار ریشل ایکوالٹی (CRE) (کمیشن برائے نسلی مساوات)
- ڈس ایبلٹی رائٹس کمشن (DRC) (معذوروں کے حقوق کا کمیشن)
- ایکول اوپرچنیٹیز کمشن (EOC) (برابری کے مواقع کا کمیشن)

ان تینوں اداروں کی ویب سائیٹ بھی ملا کر ایکوالٹی اینڈ ہیومن رائٹس کمشن کی نئی ویب سائیٹ بنا دی گئی ہے:

www.equalityhumanrights.com

ایکوالٹی اینڈ ہیومن رائٹس کمشن – ہیڈ آفس، انگلینڈ

3 More London
Riverside
Tooley Street
London SE1 2RG

Main switch board: 0845 604 6610
Text Line: 0845 604 6620

ویلز - کارڈف

Main switch board: 0292 0663710
Main helpline and advice line: 0845 604 8810
Text line and bi-lingual line: 0845 604 8820

سکاٹ لینڈ

Main switch board: 0845 604 6610
Text Line: 0845 604 5520

فیڈریشن آف بلیک ہاؤسنگ آرگنائزیشنز (FBHO)

FBHO سیاہ فام ہاؤسنگ سیکٹر کی چھترچھایا ہے۔ FBHO کا کام ہاؤسنگ میں سے نسل پرستی کو ختم کرنا ہے۔ یہ ادارہ معلومات، مشورہ، مدد، تحقیق اور تربیتی خدمات مہیا کرتا ہے۔ یہ اپنے ممران کے مفاد کی نمائندگی ہاؤسنگ کی پالیسی بنانے والوں، حکومت اوردیگرہاؤسنگ ذرائع کے مہتمم اداروں کے سامنے کرتاہے۔

1 King Edwards Road
2nd floor
London E9 7SF

020 8533 7053
www.fbho.org.uk

آئ ایم کے اے اے این
آئ ایم کے اے اے این قومی سطح پرحکمت عملی، تربیت اور تحقیق کی ایک شروعات ہے جو وقف ہے کہ خصوصا" پناہ گزینوں کے سیکٹر کو مدد اور مشورے فراہم کرے، اورسیاہ فام اورنسلی اقلییتوں کے پناہ گزین عورتوں اور بچوں کی اعانت کرکے انہیں تشدد سے بچائے۔

آئ ایم کے اے اے این درج ذیل کام کرتے ہیں:

- تربیت اور صلاحیت بنانے اوربڑھانے کی مدد BMER پناہگزینوں کودینا
- پالیسی اور سروس کی منصوبہ بندی کرنے والے اداروں اور مشاورتی عمل میں ہاتھ بٹانا
- کمیونٹی کی بنیاد پر تحقیق کرنا
- قانونی ایڈوکیٹس کے لیےCPD تربیتی فورم مہیا کرنا

آئی ایم کے اے اے این

Tindlemanor, 4th floor
52054 Featherstone Street
London EC1 8RT

020 7250 3933

آئرش ٹریولر موومنٹ ان بریٹن
دی آئرش ٹریولر موومنٹ (TIM) دوسری سطح کی تنظیم برائے حکمت عملی اور ایک آواز ہے جس کا مقصد آئرش ٹریولرز کو وسیع تر سماج میں شامل کرنا اورتفریق وامتیاز کا مقابلہ کرنا ہے۔

The Resource Centre
356 Holloway Road N7 6PA

Tel: 020 7607 2002
Email: info@irishtraveller.org.uk
www.irishtraveller.org.uk

نیشنل اسمبلی اگینسٹ ریس ازم (نسلی امتیاز کے خلاف قومی اسمبلی)
یہ سیاہ فام کمیونٹی کی سربراہی ان تنظیموں کا فورم ہے جو پناہ اور ترک وطن حکمت عملی، نسلی تشدد، حراست میں اموات، ادارہ جاتی نسل پرستی، اوراسلام خوفی کی مخالفت جیسی مہمات چلاتے ہیں اورہمہ ثقافتی کے لیئے کام کرتے ہیں۔

28 Commercial Street
London E1 6LS

020 7247 9907
www.naar.org.uk
info@naar.org.uk

دی مانیٹرنگ گروپ (نگرانی کا گروپ)

نسلی پریشانی کا شکار ہونے والوں کو قانونی، اخلاقی اور عملی مدد فراہم کرتاہے۔

28 Museum Street
London WC1A 1LH

020 7636 6000
Freephone emergency number:0800 374 618
www.monitoring-group.co.uk
admin@monitoring-group.co.uk

من کوان (MinQua n)
یہ مانیٹرنگ گروہ کی ایک شاخ ہے جو یو کے میں چینی کمیونٹی کو مدد، تعلیم اور وسائل فراہم کرتی ہے۔ من کوان بالخصوص درج ذیل مقاصدکے بنایا گیا ہے:

- نسلی پریشانی، گھریلو تشدد اور پولیس کے ساتھ مشکلات میں چینی لوگوں کو قانونی، اخلاقی اور عملی مدد دینا؛
- ان مسائل کے ضمن میں اداروں اور اہل کاروں کے رد عمل کا دھیان رکھنا؛
- ان مسائل پرمعلومات اور تربیت دینا

- ان مسائل پرعوام کی توجہ دلانے کے لیےدوسرے اداروں کے ساتھ کام کرنا اور مدد دینا؛
- عوامی خدمات اور مزدور طبقہ پر چینی کویونٹی کا اعتماد بڑھانااورمعاشرتی اتحاد پیدا کرنا۔

Head Office
Min Quan
28 Museum Street
London WC1A 1LH

T 020 7636 6000
F 020 7631 1193

Min Quan Manchester
1st Floor
61 Mosley Street
Manchester M2 3HZ

T 0161 247 7982
F 0161 228 3096

The Mnitoring Group
Min Quan Sothampton
135 St. Mary Street
Southampton SO14 1NX

T 023 8071 0138
F 023 8033 0760

ساؤتھال بلیک سسٹرز

گھریلو اور جنسی تشدد (بشمول زبردستی کی شادی اورغیرت کے نام پر جرائم) کا شکار عورتوں اور بچوں کو معلومات، مشورہ، ایڈووکیسی، عملی مدد، صلاح اور مدد دیتے ہیں۔ ہمہ گیرخدمات کا مقصد مظلوموں کو ظلم سےبچنے میں مدد دینا اوربد سلوکی اور متعلقہ مسائل سے نمٹنا، اور ایشیائی اور سیاہ فام عورتوں کو مشورہ اورجذباتی مدد دینا ہیں۔

Southall Black Sisters
21 Avenue Road
Southall
Middlesex UB1 3BL

020 8571 9595
www.southallblacksisters.org.uk
Southallblacksisters@btconnect.com

وکٹم سپورٹ (مظلوم کے لیے اعانت)
یہ جرم سے متاثرہ لوگوں کے لیےایک قومی خیراتی ادارہ ہے۔ ہمارے رضاکار،لوگوں کو، چاہے وہ جرم کی رپورٹ لکھوائیں یا نہیں، مفت اوررازدارانہ مدد دیتے ہیں ۔ وکٹم سپورٹ، وٹنیس سروس اور سپورٹ لائن بھی چلاتے ہیں۔ وٹنیس سروس، گواہوں اور مظلوموں اوران کے اہل خاندان کو مقد مے سے پہلے، دوران اوربعد میں مدد کرتے ہیں۔ تربیت یافتہ رضاکار عدالتی کار روائی، عدالت کے دورے اور سماعت سے پہلے اور بعد میںکوئی خاموش جگہ کے بارے میں جذباتی مدد اورعملی معلومات فراہم کرتے ہیں۔

سپورٹ لائن صیغہء راز میں اور گمنامی کے ساتہ عملی مدد اور جذباتی سہارا دیتے ہیں۔
0845 30 30 900
www.victimsupport.org.uk

مذہبی بنیاد کی تنظیمیں

کمیونٹی سیکیورٹی ٹرسٹ
یہودی کمیونٹی کے افراد کے خلاف واقعات کی تفتیش کرتے ہیں اور ریکارڈ رکھتے ہیں۔ جہاں مناسب ہو، مظلوم کی اجازت سے، یہودی خدمات مشاورت کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

Incident Dept. 020 8457 9964 and 020 8457 9999
www.thecest.org.uk/incidents

فورم اگینسٹ اسلاموفوبیا اینڈ ریس ازم (FAIR)
FAIR ایک خود مختارخیراتی ادارہ ہے جو اسلاموفوبیا کے متعلق آگاہی بڑھانے اور متعلقہ تعصبات اورحرکات سے لڑتا ہے۔

PO Box 784
Richmond
Surrey TW9 2WH

اسلاموفوبیک تفریق کا واقعہ رپورٹ کرنے کے لیےFAIR سے 020 8940 0100 پر رابطہ کیجیئے۔

www.fairuk.org
fair@fairuk.org

جیویش ویمنز ایڈ
یہ ہیلپ لائن گھریلو تشددکی شکار یہودی عورتوں ک مدد، سہارا اور دیگر سرسز کے ساتھ رابطہ فراہم کرتی ہے۔

Helpline: 0800 591 203
Head Office: 020 8445 8060
www.jwa.org.uk
Info@jwa.org.uk

ضمیمہ C

پناہگزینوں اور مہاجر تنظیمیں

جوائنٹ کاؤنسل فار دی ویلفیئرآف امگرینٹس (JCWI)
JCWI ایک خود مختار اورقومی رضا کارادارہ ہے اورترک وطن، قومیت اورپناہ کی قانون اور حکمت عملی میں عدل کے لیےاور نسل پرستی کے خلاف مہم چلاتا ہے۔ JCWI مفت مشورہ اور کیس ورک، تربیتی کورس اوراشاعت مہیا کرتاہے۔

115 Old Street
London EC1V 9RT

020 7251 8708
www.jcwi.org.uk

ریفیوجی ایکشن
ریفیوجی ایکشن ایک خود مختار اورقومی خیراتی ادارہ ہے جو مہاجروں کو یو کے میں نئی زندگی شروع کرواتا ہے۔ یہ نووارد پناہ گزینوں کو عملی مشورہ اورمدد اور کمیونٹی ڈیویلپمنٹ کے ذریعے ان کے لیےطویل مدتی مدد دیتا ہے۔

Head Office
The Old Fire Station
150 Waterloo Road
London SE1 8SB

020 7654 7700
www.refugee-action.org.uk

ریفیوجی کاؤنسل
ریفیوجی کاؤنسل تمام یو کے میں پناہ گزینوں اور مہاجروں کے ساتھ کام کرتے ہیں۔

240-250 Ferndale Road
Brixton
London SW8 8BB

020 7346 6700
www.refygeecouncil.org.uk
info@refygeecouncil.org.uk

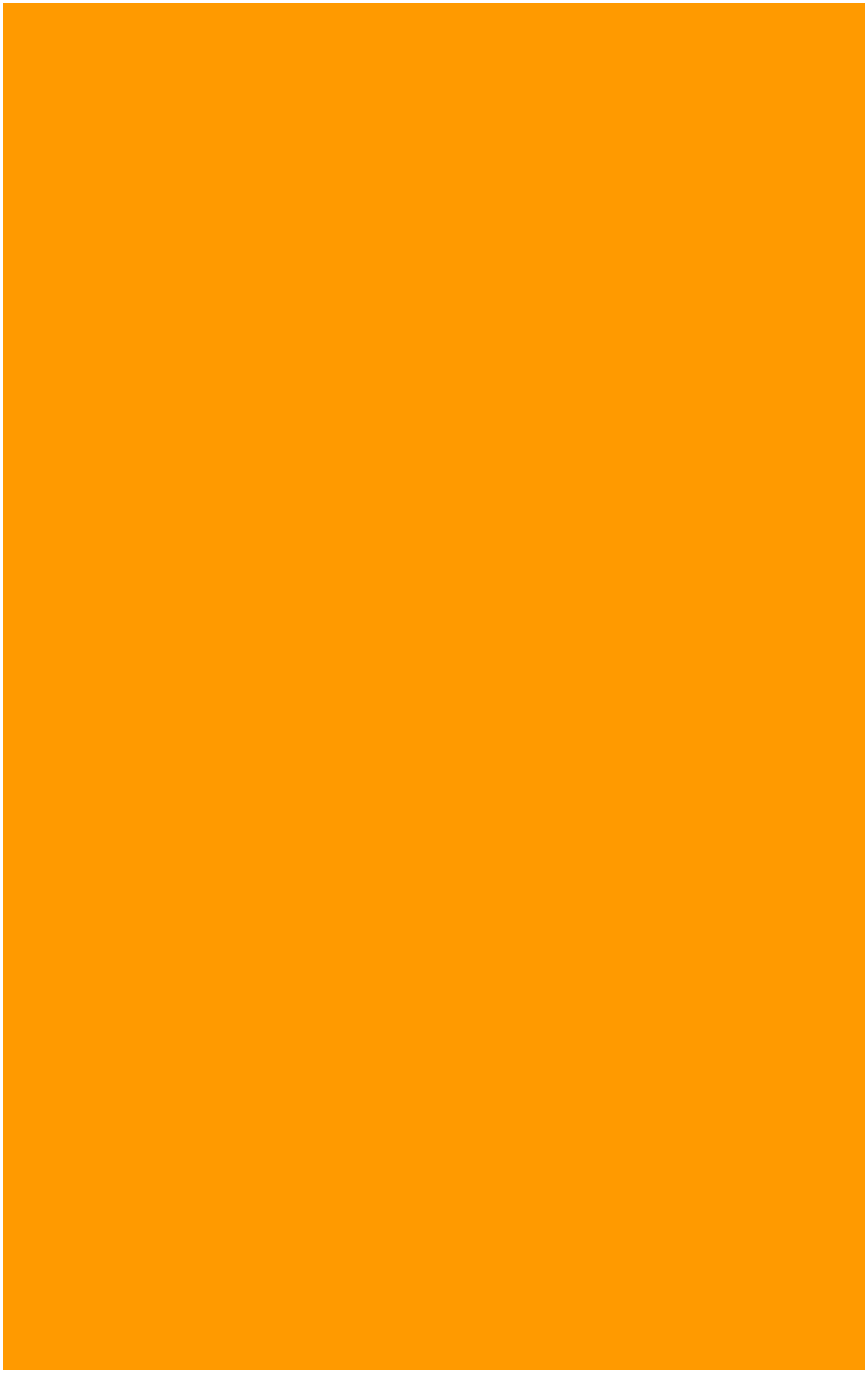

اس کتابچے کی مزید نقلیں اس پتے سے دستیاب ہیں:

CPS Communications Branch
50 Ludgate Hill
London EC4M 7EX

Tel 020 7796 8442
Fax 020 7796 8030
Email publicity.branch@cps.gsi.gov.uk

اشاعت: Blackburns of Bolton
Tel 01204 532121